Over 170K Followers

07 TO 13 JULY, 2025 ☆☆☆ ۷ تا ۱۳ جولائی ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH KARACHI

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

MEET THE BOSS

پاکستانی ماربل کو دنیا مانتی ہے حکومت سرپرستی کرے، کثیر زرمبادلہ کما کر دیں گے، محمد بلال خان

مہمند دادا منرلز کے چیئرمین اور سی ای او محمد بلال خان کی کہانی خود ان کی زبانی

MOHMAND DADA MINERALS

پاکستانی طلبا نے اے آئی کے بہترین استعمال کا ایوارڈ حاصل کرلیا

کراچی (کنزیومرواچ نیوز) اسلام آباد انسٹی ٹیوٹ آف اسپیس ٹیکنالوجی کے طلبا نے 2025 کے اے پی اے سی سولیوشن چیلنج میں "اے آئی کے بہترین استعمال کا ایوارڈ" اپنے نام کرلیا ہے پاکستانی طلبا کی اختراعی صلاحیتیں 2025 کے اے پی اے سی ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن فورم میں اس وقت توجہ کا مرکز بن گئیں جب انسٹی ٹیوٹ آف اسپیس ٹیکنالوجی کے طلبا پر مشتمل ٹیم کو بہترین اے آئی استعمال کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز گوگل ڈیویلپر زگروپس اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے زیر اہتمام ہونے والے اے پی اے سی سولیوشن چیلنج میں دیا گیا۔ یہ مقابلہ پورے ایشیا و بحرالکاہل اے پی اے سی کے خطے سے طالبعلموں کی قیادت میں تیار کیے گئے منصوبوں کو یکجا کرتا ہے جنہوں نے گوگل کی اے آئی ٹولز کو استعمال کرتے ہوئے دنیا کو درپیش اہم اور پیچیدہ مسائل کا حل تلاش کرنے میں مدد فراہم کی۔

یہ ایوارڈ دراصل اس منصوبے کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جس نے اے آئی ٹیکنولوجیز کو موثر طریقے سے استعمال کرتے ہوئے کمیونٹیز کو درپیش فوری چیلنجوں کا ایک عملی اور متاثر کن حل فراہم کیا ہے۔ طلبا کی ٹیم کو جس میں فائنل ایئر کے طالبعلم احمد اقبال اور سیکنڈ ایئر کے طالبعلم محمد عبداللہ شامل ہیں، یہ اعزاز اس منصوبے پر دیا گیا جس نے سیٹلائٹ امیجری کو جنیریٹیو اے آئی کے ساتھ مربوط کر کے ماحولیاتی اور جغرافیائی چیلنجوں کا موثر حل پیش کیا تھا۔ جغرافیائی معلومات تک رسائی کو ایک جدید لارج لینگوج ماڈل پر مبنی فریم ورک کے ذریعے عام کرنے کا وژن، اس پروجیکٹ کو تمام پیش کردہ تجاویز میں سب سے زیادہ جدید اور موثر بناتا ہے۔ اس کامیابی پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے گوگل پاکستان کے کنٹری ڈائریکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ہمیں بے حد فخر ہے کہ پاکستان کا شاندار ٹیلنٹ اے پی اے سی سولیوشن چیلنج میں جگمگا رہا ہے۔ ہمارے نوجوان ذہنوں نے اپنی اختراعی سوچ اور غیر معمولی محنت سے دنیا کو درپیش پیچیدہ مسائل کے بہترین حل پیش کیے جن میں جیمنی کا موثر استعمال نمایاں ہے۔

گوگل نے دو خطرناک ایپس پر پابندی عائد کردی

نیو یارک (کنزیومر واچ نیوز) اسمارٹ فون صارفین کی تصاویر چرانے کے معاملے پر دو خطرناک ایپس پر پابندی عائد کردی گئی۔ گوگل پلے اور ایپل ایپ اسٹور سے ہٹائے جانے کے بعد سائبر سیکیورٹی محققین نے خبردار کیا ہے کہ ٹک ٹاک کی چربہ ایپلی کیشنز بھی صارفین پر اس طرح کے حملے کر سکتی ہیں۔ کیسپر اسکائی کے ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ ہمارے اسمارٹ فون کیمرا رولز عموماً سیکڑوں تصاویر اور اسکرین شاٹس رکھتے ہیں، جن میں سے کچھ ہمارے خلاف بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ ان تصاویر میں بینک اسٹیٹ منٹ، کارڈ کی تفصیلات، فوٹو آئی ڈی اور سیکیورٹی کوڈ کے اسکرین شاٹ سمیت کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ ان ایپس کے متعلق خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ اسپارک کیٹ میلویئر کی نئی قسم کے ساتھ جوڑی گئی ہیں۔ یہ ایک نقصان دہ سافٹ ویئر کی قسم ہے جس کو کیسپر اسکائی نے جنوری میں دریافت کیا تھا۔ یہ سافٹ ویئر جو آئی فون اور اینڈرائیڈ ڈیوائسز کو ہدف بنا رہا ہے ایک خاص آپٹیکل کریکٹر ریکا گنیشن (او سی آر) ٹول استعمال کرتا ہے جو ہیکرز کو فون کے اندر دیکھنے میں مدد دیتا ہے۔ بلیپنگ کمپیوٹر کے مطابق چرایا گیا ڈیٹا (اگر تصاویر حساس معلومات رکھتی ہیں) تو دوسرے شرانگیز مقاصد جیسے کہ بھتے وغیرہ کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ میلویئر پھیلانے کے لیے استعمال ہونے والے پلیٹ فارمز میں ایپل ایپ اسٹور پر موجود کرنسی ایپ کوائن اور گوگل پلے موجود انسٹنٹ میسنجر SOEX تھے۔ بلیپنگ کمپیوٹر کے مطابق SOEX (اس ایپ میں بھی کرپٹو کرنسی ایکسچینگ فیچرز ہیں) اینڈرائیڈ کے آفیشل ایپ اسٹور کے ذریعے 100 سے زیادہ بار ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے۔

عالمی معیشت میں پاکستان کی ایک نئی پہچان

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) پاکستان نے ڈیجیٹل معیشت کی دنیا میں ایک تاریخی سنگ میل عبور کرتے ہوئے "اسٹریٹجک بٹ کوائن ریزرو" کے قیام کا اعلان کیا ہے، جو نہ صرف ملک کی مالی خودمختاری کی علامت ہے بلکہ عالمی معیشت میں پاکستان کی ایک نئی پہچان کے طور پر ابھرنے کا پیش خیمہ بھی ہے۔ وزیرِاعظم کے معاونِ خصوصی اور بلاک چین ٹیکنالوجی کے ماہر بلال بن ثاقب نے عالمی سطح پر پاکستان کی ڈیجیٹل شناخت کو نئے خطوط پر استوار کیا ہے۔ ان کی قیادت میں پاکستان اب صرف صارف نہیں، بلکہ جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا فعال معمار بنتے جا رہا ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں 40 ملین سے زائد کرپٹو صارفین کے درمیان پاکستان کی موجودگی اب پہلے سے کہیں زیادہ نمایاں ہوگئی ہے۔ "ڈیجیٹل اسیٹس اتھارٹی" کے قیام کا اعلان بھی اسی سمت میں ایک بڑی پیش رفت ہے، جو مستقبل قریب میں عالمی سرمایہ کاری کے نئے دروازے کھولنے کا باعث بنے گا۔ اوورسیز پاکستانیوں کے لیے ترسیلات زر کا عمل مزید آسان اور کم لاگت بنانے کے لیے "اسٹیبل کوائنز" کا استعمال متعارف کرایا جا رہا ہے، جو ملک کی معاشی روانی میں نئی جان ڈالنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ ملک کے نوجوانوں کے لیے ویب 3.0 اور مصنوعی ذہانت (AI) سے متعلق تربیتی پروگرامز شروع کیے جا چکے ہیں، جو جدید مہارتوں کے فروغ کے ساتھ ساتھ پاکستان کی افرادی قوت کو عالمی مارکیٹ کے قابل ترین کھلاڑیوں میں تبدیل کریں گے۔

کراچی (کنزیومرواچ نیوز) ڈیٹا والٹ پاکستان نے کراچی میں ملک کے پہلے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی ڈیٹا سینٹر کا باضابطہ طور پر افتتاح کردیا ہے جو کہ ایک انقلابی اقدام ہے اور ملک میں AI کی ترقی، نفاذ اور توسیع کے طریقے کو بدل کر رکھ دے گا۔ یہ جدید ترین

کراچی میں پہلے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی ڈیٹا سینٹر کا باضابطہ افتتاح

سہولت پاکستان کے AI ایکو سسٹم کے وژن کو حقیقت میں بدلنے کے لیے تیار کی گئی ہے، جو اسٹارٹ اپس، محققین، کاروباری اداروں اور سرکاری اداروں کے لیے شاندار انفرااسٹرکچر فراہم کرتی ہے۔ ہائی پرفارمنس GPU کمپیوٹنگ سے لے کر محفوظ کلاؤڈ ماحول تک، ڈیٹا والٹ اب ملک میں ہی جدید AI جدت کی راہ ہموار کر رہا ہے وہ بھی صاف توانائی سے چلنے والے نظام اور خودمختار انفرااسٹرکچر کے ساتھ۔ ڈیٹا والٹ پاکستان کی بانی اور سی ای او مہوش سلمان علی نے کہا: "ہم نے صرف ایک ڈیٹا سینٹر نہیں بنایا، ہم نے پاکستان کے AI مستقبل کے لیے ایک لانچ پیڈ تیار کیا ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ مقامی جدت پسندوں کو وہ وسائل اور اعتماد دیا جائے جس کی بنیاد پر وہ عالمی معیار کی ٹیکنالوجی تیار کر سکیں بغیر کسی غیر ملکی پلیٹ فارم پر انحصار کیے۔

ایلون مسک کمپیوٹر استعمال نہیں کرتے، وکلاء کا دعویٰ

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) ایلون مسک کے وکلا نے مقدمے کی پیشی کے دوران ایلون مسک کے حوالے سے انوکھا دعویٰ کر دیا۔ گزشتہ روز مقدمے کی پیشی کے دوران وکلا نے دعویٰ کیا کہ ایلون مسک کمپیوٹر استعمال نہیں کرتے۔ البتہ ایلون مسک کی جانب سے پوسٹ کی گئی تصاویر بتاتی ہیں کہ وہ کم از کم ایک کمپیوٹر تو استعمال کرتے ہیں۔ ایکس اور اسپیس ایکس کے مالک ایلون مسک اور ان کے مصنوعی ذہانت کے اسٹارٹ اپ ایکس اے آئی نے فروری 2024 میں اوپن اے آئی کے خلاف مقدمہ دائر کرتے ہوئے یہ الزام لگایا تھا کہ کمپنی نے اے آئی کو انسانیت کے فائدے کے بجائے مائیکروسافٹ کے لیے منافع کمانے کے لیے بنا کر معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ عدالت میں جمع کرائے جانے والے دستاویزات، جمعہ کے روز اوپن اے آئی کی جانب سے جمع کرائے گئے دستاویزات کے جواب میں تھے۔

مجلسِ ادارت:
● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

07 TO 13 JULY, 2025
۷ تا ۱۳ جولائی ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH KARACHI

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

فرمانِ الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے لڑو
اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے
اور وہ بری جگہ ہے
سورۃ التوبہ 09 - آیت نمبر 73

مجھے ہے حکم اذاں ....!

کنزیومر واچ کا تازہ شمارہ آپ کے سامنے ہے اس مرتبہ ہم نے میٹ دی باس کے عنوان سے ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے پہلا انٹرویو محمد بلال خان سے کیا گیا ہے جو ماربل، ڈائمینشن اسٹون، مائننگ، پروسیسنگ کے بزنس سے وابستہ ہیں اور ان کی کمپنی ایم ڈی ایم کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے امید ہے یہ انٹرویو آپ کو پسند آئے گا اس حوالے سے آپ کی آرا کا انتظار رہے گا ایک خبر کے مطابق حکومت نے ملک کے زوال پذیر صنعتی شعبے کو بحال کرنے کے لیے ایک نئی صنعتی پالیسی کو حتمی شکل دے دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ فیصلہ وزیر اعظم کی صنعتی پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا، جس میں شعبے کی مسلسل سکڑتی ہوئی حالت کے پیش نظر اصلاحات کی فوری ضرورت پر زور دیا گیا۔ یہ اجلاس وزیرِ اعظم کے معاونِ خصوصی برائے صنعت و پیداوار، ہارون اختر خان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں 8 خصوصی ذیلی کمیٹیوں کی اہم سفارشات کی منظوری دی گئی جس سے پالیسی پر عمل درآمد کا راستہ ہموار ہو گیا۔ اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ ملک کی مجموعی قومی پیداوار (جی ڈی پی) میں صنعتی شعبے کا حصہ مسلسل کم ہو رہا ہے، جو 1996 میں 26 فیصد تھا، وہ 2025 میں صرف 18 فیصد رہ گیا ہے، کمیٹی نے برآمدات میں اضافہ، درآمدی متبادل کی تیاری اور معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ اہم تجاویز میں بیمار صنعتوں کی بحالی بھی شامل تھی، کمیٹی نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو قرضوں کی ادائیگی اور صنعتی بحالی کے لیے رہنما اصول جاری کرنے کی سفارش کی، کارپوریٹ بحالی ایکٹ 2018، ایس ای سی پی ایکٹ، اینٹی منی لانڈرنگ ایکٹ اور انکم ٹیکس آرڈیننس میں قانونی ترامیم کی بھی تجویز دی گئی تاکہ بحالی کی کوششوں کو تقویت مل سکے۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی کہ بینک صنعتی بحران کی ابتدائی علامات کی پیش گوئی کے لیے ڈیٹا فورکاسٹنگ ٹولز استعمال کریں۔ مالی مراعات کے حوالے سے کمیٹی نے سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے 3 سال میں کارپوریٹ ٹیکس کی شرح کو 29 فیصد سے کم کر کے 26 فیصد تک مرحلہ وار لانے کی تجویز دی۔ تیز تر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے معاونِ خصوصی نے 10 نئی ذیلی کمیٹیاں تشکیل دیں، جنہیں ایک ہفتے کے اندر قابلِ عمل نتائج پیش کرنے کا ہدف دیا گیا ہے۔ ہارون اختر خان نے اس پالیسی کو جامع قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ پاکستان میں ایک صنعتی انقلاب کا پیش خیمہ بن سکتی ہے، حتمی سفارشات وزیرِ اعظم شہباز شریف کو منظوری کے لیے پیش کر دی گئی ہیں۔ ایک اور خبر کے مطابق سندھ حکومت نے بغدادی واقعے کے بعد ڈی جی ایس بی سی اے کو معطل کر دیا۔ سندھ حکومت نے لیاری کے علاقے بغدادی میں 5 منزلہ عمارت زمین بوس ہونے کے واقعے کے بعد ڈائریکٹر جنرل سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی اسحاق کھوڑو کو معطل کر دیا جس کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق اسحاق کھوڑو کی جگہ گریڈ 20 کے شاہ میر خان کو ڈائریکٹر جنرل ایس بی سی اے کا چارج سونپ دیا گیا ہے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories ٹاپ اسٹوریز

PAGE 04
پاکستانی ماربل کو دنیا مانتی ہے حکومت سرپرستی کرے، کثیر زرمبادلہ کما کر دینگے، محمد بلال خان

PAGE 09
پاکستان میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کے حجم میں 12 فیصد اضافہ

PAGE 06
آئی ایم ایف کی ایک اور شرط پوری صارفین پر گیس بم گرا دیا گیا

PAGE 10
بھارت کی کرپٹو پالیسی بری طرح ناکام، پاکستان کامیاب

PAGE 07
چین کی ڈیجیٹل مارکیٹ 618 کی کہانی

PAGE 11
سدرہ کریم کی کتاب ”ایک نام حقیقت“ کی تقریبِ رونمائی

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

پاکستانی ماربل کو دنیا مانتی ہے، حکومت سرپرستی کرے، کثیر زرمبادلہ کما کر دینگے، محمد بلال خان

والد کو پہاڑی علاقوں میں گھومنے پھرنے کا شوق تھا، اسی شوق کو پروان چڑھاتے ہوئے انھوں نے بزنس کی بنیاد رکھی

مہمند ایجنسی جیسے پسماندہ علاقے سے اپنا بزنس شروع کرنے والی کمپنی مہمند دادا منرلز کو آج دنیا جانتی ہے

ملکوں ملکوں گھوما اور منرلز کے حوالے سے پاکستان کو روشناس کرایا، ایف پی سی سی آئی اور دیگر فورمز پر سرگرم عمل ہوں

برانڈ آئیکون ایوارڈ ملنا بہت بڑے اعزاز کی بات ہے، میں یہ ایوارڈ منرلز اینڈ مائننگ کیلئے کام کرنے والوں کے نام کرتا ہوں

حکومت اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت کرے اور ان کی تجاویز کی روشنی میں ہمارے مسائل حل کرے، محمد بلال خان

مہمند دادا منرلز کے چیئرمین اور سی ای او محمد بلال خان کی کہانی خود ان کی زبانی

رپورٹ: نشید آفاقی، رمشا یاور بیگ

فوٹوگرافی: فہد شجاع، شعبان سوریا

میرے والد کو پہاڑی علاقوں میں گھومنے پھرنے کا بہت شوق تھا. اسی شوق کو پروان چڑھاتے ہوئے انھوں نے اپنے بزنس کی بنیاد رکھی اور الحمدللہ مہمند دادا منرلز کے بزنس کے معیار کو عالمی سطح پر پذیرائی مل رہی ہے. ان خیالات کا اظہار مہمند دادا منرلز کے چیئرمین اور سی ای او محمد بلال خان نے کیا. وہ کنزیومرواچ کی ٹیم سے گفتگو کر رہے تھے. انہوں نے کہا کہ بزرگ آپ کو بنیاد بنا کر دیتے ہیں اسی پر آپ بلڈنگ تعمیر کرتے ہیں بنیاد بہت اہمیت رکھتی ہے بڑوں نے ہمارے لیے بہت کچھ کیا انہوں نے ہمیں بنایا سنوارا اور ایک بنیاد فراہم کی تو اسی پر ہم نے اپنی جدوجہد شروع کی یہ ایک طویل جدوجہد ہے جس کے بعد ہم نے اپنا مقام بنایا ہمیں اعلیٰ مقام دلانے میں بزرگوں کا بڑا ہاتھ ہے پھر ہم نے اپنے وژن کے مطابق بزنس کو مزید ترقی دی. میں مہمند ایجنسی سے تعلق رکھتا ہوں میری پرورش مردان اور پشاور میں ہوئی. یہیں سے میں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی میں نے پشاور یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں ماسٹر ڈگری حاصل کی. مہمند دادا منرلز بنیادی طور پر دو آئیڈیاز

مہمند دادا منرلز کے چیئرمین اور سی ای او محمد بلال خان کو برانڈ فاؤنڈیشن کی ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ ثوبیہ شاکر علی اور ڈپٹی جی ایم بزنس ڈیولپمنٹ محمد دانش برانڈ آف دی ایئر ایوارڈز کی سالانہ پبلی کیشن پیش کر رہے ہیں

اور ویژنز پر مبنی ہے کمپنی مائننگ، پروسیسنگ اور ایکسپورٹ کے بزنس سے وابستہ ہے ہم منرلز، ڈائمنشن اسٹون، مائننگ پروسیسنگ، ایکسپورٹس وغیرہ کر رہے ہیں ہمارا وائٹ ماربل بہت زیادہ مشہور ہے آئرن اور بھی اہم ہے جو چاغی کے علاقے سے نکلتا ہے ہماری مختلف پروڈکٹس کی کمپینیشنز ہیں جس کو بہت زیادہ پسند کیا جا رہا ہے میرے والد نے کاروبار کی بنیاد رکھی مگر میں نے اس کو جدید خطوط پر استوار کیا اور پوری دنیا میں پاکستان کا نام اس حوالے سے روشن کیا یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ مہمند ایجنسی جیسے پسماندہ علاقے سے ایک کمپنی سامنے آئی اور اس کو بطور میٹیریل سپلائر نا صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر پذیرائی ملی محمد بلال خان نے کہا کہ ہماری کمپنی نے بہت زیادہ نام پیدا کیا یہ بات ہمارے لیے باعث فخر ہے مہمند ایجنسی اور اطراف کے علاقے کی اپنی خصوصیات ہیں. ان کو گنوایا نہیں جا سکتا مہمند ایجنسی ایک پہاڑی علاقہ ہے آپ جس فیلڈ سے بھی منسلک ہوں آپ کو بہترین ماحول مل جائے تو آپ بہت بہتر انداز میں اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر سکتے ہیں ان لوگوں کے مقابلے میں جن کا تعلق ان علاقوں سے نہیں ہوتا میں نے مردان میں اچھا وقت گزارا وہاں ہمارا آنا جانا لگا رہتا تھا لیکن سب سے اہم بات ہے کہ میں نے کیوں کر اس فیلڈ کا انتخاب کیا ہم سمجھتے ہیں کہ مائننگ کے حوالے سے ان علاقوں میں بڑے وسیع امکانات موجود ہیں. اس فیلڈ میں لوگ نہیں تھے لوگ اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ ترقی یافتہ علاقوں میں کام کریں مشکل کام کو لوگ ترجیح نہیں دیتے مہمند ایجنسی اور اطراف کے علاقوں میں بزنس مین سرمایہ کاری نہیں کرتے ہیں کیوں کہ وہاں سہولتوں کا فقدان ہے اس صورتحال میں ہمارے لیے بڑی گنجائش موجود تھی ہم نے ساری صورتحال کو مانیٹر کیا اور اپنے کام کو آگے بڑھایا یہ تمام جدوجہد مائل اسٹون کو حاصل کرنے میں

Over 170K Followers on social media now shining in print too

مددگار ثابت ہوئی ہمیں بیک گراؤنڈ بھی اچھا ملا پھر سمجھانے والوں نے بتایا کہ اس فیلڈ میں کتنا وسیع خلا ہے جس کو پر کیا جاسکتا ہے. میں مائن اینڈ منرلز پاکستان کی نمائندگی کرتا ہوں میں اپنے شعبے میں ایف پی سی سی آئی میں قیادت کر رہا ہوں۔ آل پاکستان مہمند انڈسٹریز ایسوسی ایشن کی قیادت بھی کر رہا ہوں میں نوجوان بزنس مینوں کو بتاتا ہوں کہ اس شعبے میں بہت اسپیس ہے اس فیلڈ میں کام کرنے کی بہت گنجائش موجود ہے علاقے بڑے ہیں جگہ موجود ہے بیروزگاری بہت زیادہ ہے ان وسائل کو بروئے کار لا کر ہم بے روزگاری کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور کثیر زر مبادلہ بھی کما سکتے ہیں. محمد بلال خان نے بتایا کہ دنیا منرلز کے پیچھے لگی ہوئی ہے انٹرنیشنلی سارا فوکس منرلز پر ہے میں سمجھتا ہوں کہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے. کہ میں اس شعبے سے وابستہ ہوں، ہمارے بڑوں نے اس شعبے کے لیے بہت کام کیا، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پاکستانی پروڈکٹس کی کوئی اوقات نہیں ہے. اٹالین اسپینش اور ترکی کی پروڈکٹس زیادہ معیاری ہیں مگر یہ بات بالکل غلط ہے ہمارے پاس ڈائمنشن اسٹون کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے مگر بدقسمتی سے ہمارے انویسٹرز ریئل اسٹیٹ کی طرف جاتے ہیں یا پھر بیرون ملک انویسٹ کرنے کو ترجیح دیتے ہیں. میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اپنے ملک میں انویسٹ کریں گے تو اس ملک کی مٹی کبھی آپ سے ناانصافی نہیں کرے گی ہماری پروڈکٹ آئرن اور کی انٹرنیشنلی بہت ڈیمانڈ ہے اور ہم اس ڈیمانڈ کو پورا نہیں کر پا رہے ہیں. ڈائمنشن اسٹون اور پیور وائٹ میٹریل بھی بیرون ملک بہت زیادہ مقبول ہے اس کی دنیا بھر سے بہت زیادہ ڈیمانڈ آرہی ہے. یہ ہماری میجر پروڈکٹس ہیں. جن پر ہمارا سکہ جمع ہوا ہے. برانڈ آئیکون ایوارڈ کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے محمد بلال خان نے کہا کہ برانڈ آئیکون ایوارڈ ملنا بلاشبہ بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے برانڈ آئیکون ایوارڈ بہت بڑا اعزاز ہے اور میں اس اعزاز کو ان لوگوں کے نام کرتا ہوں جو ہمارے ساتھ اس فیلڈ سے جڑے رہے دن رات محنت کی میں برانڈ آئیکون ایوارڈ ان کے نام کرتا ہوں. الحمدللہ اس سے بڑی خوشی اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ اپنا کام کر رہے ہیں اور لوگ اس کو سراہ رہے ہیں اہمیت اور اعزاز بھی دے رہے ہیں. بڑے بننے کے لیے محنت درکار ہوتی ہے اس کے لیے بہت ساری چیزوں اور خواہشوں کو سائیڈ پر رکھنا پڑتا ہے جب آپ اپنے حرص و لالچ کو ہوا نہیں دیں گے تو آپ آگے جائیں گے کمٹمنٹ کو پورا کرنا بہت اہم ہے کمٹمنٹ کو پورا کرنے والے ہی آگے بڑھتے ہیں. ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے محمد بلال خان نے کہا کہ اپنے آپ کو کم نہیں سمجھنا چاہیے اپنے آپ پر یقین رکھنا چاہیے کہ میں ہر کام کر سکتا ہوں تجارت توکل، جرات اور دیانت کا مرکب ہے اگر آپ اپنے ساتھ اور اپنے کلائنٹ کے ساتھ مخلص نہیں ہیں تو آپ کامیاب بزنس مین نہیں بن سکتے بزنس مین میں یہ چیزیں بہت اہمیت رکھتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اسٹوڈنٹس کو بتانا چاہیے کہ اخلاقیات کیا ہیں کمٹمنٹ کیا ہے زبان کیا ہے. کس طریقے سے آپ اپنے بزنس کو گرو کریں گے ضروری ہے کہ طالب علموں کو بتایا جائے کہ بزنس کے ایتھکس کیا ہیں آج ہم دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بزنس کرتے ہیں تو وہ کمٹمنٹ پر پورا اترتے ہیں بدقسمتی سے ہم وہ باتیں بھول چکے ہیں جو ہمارے بزرگوں نے ہمیں سکھائی ہیں کاروبار میں ایمانداری نہیں ہوگی بے ایمانی ہوگی تو کاروبار نہیں چلے گا. پروڈکٹ بنانا اور اس کو سیل کرنا یہ کوئی معنی نہیں رکھتا ایمانداری سے اپنے سکے کو جمانا اہم چیز ہے. محمد بلال خان نے بتایا کہ میں نے اپنے والد کی نگرانی میں کاروبار میں قدم رکھا. میں نے دیکھا کہ ہماری کمپنی کس میدان میں پیچھے ہے تو اندازہ ہوا کہ ہماری کمپنی کو انٹرنیشنلی اس وقت وہ مقام حاصل نہیں ہوا تھا جس کی وہ حقدار تھی میں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اس حوالے سے مختلف ممالک کے دورے کیے اور وہاں کی بڑی بڑی کاروباری شخصیات سے ملاقاتیں کی. اپنی کمپنی کے اعتبار کو مستحکم کیا اور اس کو متعارف کروایا میرا زیادہ تر ٹائم اسی کام میں گزرا. میں نے دنیا کو بتایا کہ پاکستان وہ ملک ہے جس کے پاس بہترین منرلز ہیں مختلف نوعیت کے اعلیٰ کوالٹی کے حامل اسٹونز ہیں یہ سب بیرونی دنیا کے لیے حیران کن تھا میں سعودی عرب گیا میں نے کمرشل قونصلر سے بات کی کہ آپ پاکستان کی پروڈکٹس کے لیے کیا کام کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ کون سی پروڈکٹس تو میں نے کہا کہ ماربل تو انہوں نے کہا کہ ماربل تو اٹلی، اسپین سے آتا ہے کمرشل قونصلر کو نہیں پتہ تھا کہ پاکستان کی کون سی پروڈکٹس ہیں مجھے فخر ہے کہ میں نے ملکی پروڈکٹس کے حوالے سے کام کیا ہماری پروڈکٹس یورپ، گلف ممالک بھی جا رہی ہیں. مگر سب سے زیادہ ایکسپورٹ چائنا کو کی جا رہی ہے پاکستانی ماربل کے 32 مختلف رنگ ہیں دنیا کے کسی ملک میں اتنے کلرز نہیں ہیں. پاکستان واحد ملک ہے جہاں اتنے رنگوں کا ماربل دستیاب ہے پاکستان کے پاس کنسٹرکشن انڈسٹری کے لیے بہت بڑی رینج ہے ہمارے انویسٹرز کی توجہ نہیں ہے اس لیے ہم پیچھے رہ گئے ہیں. ایک سوال کے جواب میں محمد بلال خان نے کہا کہ حکومت اس حوالے سے دلچسپی لے رہی ہے اور ٹی ڈیپ TDAP کا ادارہ بہت کام کر رہا ہے وہ مختلف ممالک میں ایگزیبیشن کرا رہا ہے، پروڈکٹس کی شو کیسنگ ہو رہی ہے. وفود لے کر جا رہے ہیں خاص طور پر ان لوگوں کو جو عالمی سطح پر متعارف نہیں ہیں۔

محمد بلال خان نے کہا کہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے ماربل ریزرو دنیا میں تیسرے نمبر پر ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ تیسرے نہیں پہلے نمبر پر ہیں ہمارے ادارے اس سطح کا کام نہیں کر رہے جس طرح کا کام دنیا بھر میں ہو رہا ہے محمد بلال خان نے بتایا کہ ہم بین الاقوامی تجارتی نمائشوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں ابھی حال ہی میں ہم چائنا گئے تھے اس کے علاوہ یو اے ای، سعودیہ اور دیگر ممالک میں منعقد ہونے والی نمائشوں میں شرکت کرتے ہیں اس کے علاوہ افریقہ میں ہماری پروڈکٹس کی بہت ڈیمانڈ ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں جائیں اور وہاں کی مارکیٹ میں اپنی پروڈکٹس کو متعارف کروائیں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے محمد بلال خان نے کہا کہ ایف پی سی سی آئی ایک بہت بڑا پلیٹ فارم ہے جو تاجروں کے مسائل حل کر رہا ہے ایف پی سی سی آئی کی موجودہ قیادت بہت کام کر رہی ہے انہوں نے بتایا کہ ہماری کمپنی کی 18 سے زائد مصنوعات کو بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے ہمارا پلانٹ جدید ترین ہے. ملک میں ایسا پلانٹ صرف ہمارے پاس ہے. ہم ہینڈی کرافٹس پروڈکٹس پر بھی کام کرتے ہیں، ان میں کچھ سینیٹری ویئرز ہیں ٹیبل ٹاپ پر جو پروڈکٹس رکھتے ہیں وہ بھی ہم بنا رہے ہیں ہینڈی کرافٹ کی روس کوریا اور دیگر ممالک میں بہت مانگ ہے اسٹون سے پروڈکٹ کی تیاری ایک آرٹ ہے اور لوگ اس میں دلچسپی لیتے ہیں وائٹ ماربل، ایمپیریل وائٹ اور دیگر کئی پروڈکٹس ایسی ہیں جن پر ہم فخر کر سکتے ہیں. محمد بلال خان نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مائننگ سیکٹر میں سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی کا ہے اس پر قابو پانے کی ضرورت ہے منرلز اینڈ مائننگ سیکٹر کو کس طرح انٹرنیشنل مارکیٹ میں متعارف کرانا ہے اس حوالے سے حکومت کو فیصلہ کرنا ہوگا مائننگ کے ایریاز کو کس طرح بہترین بنایا جا سکتا ہے انویسٹ کرنے والوں کو مختلف مسائل کا سامنا ہے. ایکسپلوسو بھی ایک مسئلہ بنا ہوا ہے اگر وہ آپ کو نہیں ملیں گے تو مسئلہ ہوگا مائننگ ایکسپلوسو کے ذریعے ہوتی ہے اگر وہ دستیاب نہیں ہوں گے تو مسائل تو بنیں گے.

فیلڈ کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اسٹیک ہولڈرز کو بٹھا کر ان سے بات کی جائے ان سے رائے لی جائے . ان کی تجاویز پر عمل کر کے صورتحال کو بہتر بنایا جا سکتا ہے. یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہوگی وہیں سے ہمارا پہیہ چلے گا آپ نے ٹیکسٹائل کو دیکھ لیا، لیدر کو دیکھ لیا فارماسوٹیکل کو دیکھ لیا مگر مائننگ میں کوئی ان سینٹو نہیں ہے ایکسپورٹ پر دو فیصد کاٹا جا رہا ہے ری بیٹ نہیں ہے کوئی انعام نہیں ہے کوئی ریوارڈ نہیں ہے پوری دنیا میں ریوارڈ دیا جاتا ہے لیکن یہاں نہ ہونے کے برابر ہے مائننگ اتنی بڑی صنعت ہے کہ یہ صنعت آپ کو 100 بلین تک کما کر دے سکتی ہے۔

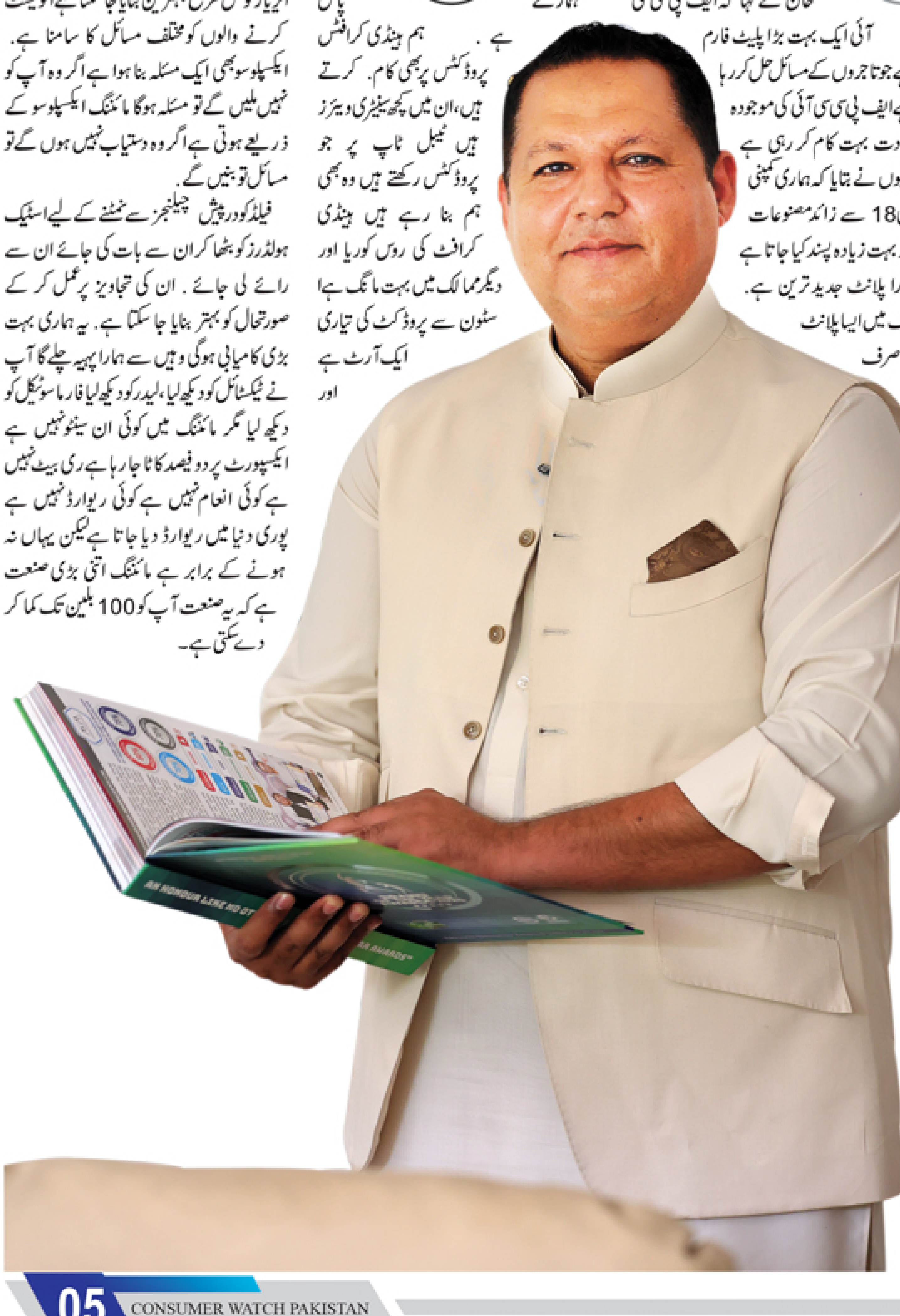

کنزیومر واچ رپورٹ

آئی ایم ایف کی ایک اور شرط پوری صارفین پر گیس بم گرا دیا گیا

حکومت نے عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے بظاہر ایک اقدام کے طور پر گیس کی قیمت میں 50 فیصد اضافہ کردیا ہے۔رپورٹ کے مطابق وفاقی کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی (ای سی سی) نے تمام صارفین کے لیے گیس کے مقررہ چارجز میں اضافے کی منظوری دے دی۔غیر گھریلو صارفین کے لیے گیس کی قیمت میں 29 فیصد اضافہ کیا گیا ہے، جس کا مقصد اضافی 72 ارب روپے جمع کرنا ہے۔ڈان نیوز کے مطابق وزیرخزانہ محمد اورنگزیب کی زیرصدارت ای سی سی کے اجلاس میں 856 ارب روپے کی ضمنی گرانٹس کی بھی منظوری دی گئی۔تاہم کمیٹی چینی کی درآمد پر فیصلہ نہ کرسکی اور اس معاملے کوقومی غذائی تحفظ اور تحقیق کے وزیر کی سربراہی میں ایک سیاسی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔مالی سال 2025-26 کے لیے گیس کی نئی قیمتوں کی ساخت کے حوالے سے سمری پیٹرولیم ڈویژن نے پیش کی تھی۔وزارت نے محفوظ گھریلو صارفین کے لیے 56 فیصد اور مقررہ چارجز میں 37 فیصد اضافے کی منظوری مانگی تھی۔تاہم، ای سی سی نے گھریلو صارفین کے لیے مقررہ چارجز میں 50 فیصد اضافے کی منظوری دی اور کچھ بوجھ بڑے صارفین، بجلی کے شعبے اور صنعت پر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا۔بجلی کے شعبے کے لیے گیس کی قیمت میں اضافے سے بجلی کے اوسط نرخ پر فی یونٹ 0.12 روپے کا اثر پڑے گا۔

محفوظ صارفین کے لیے مقررہ چارجز 50 فیصد بڑھا کر 400 روپے سے 600 روپے کر دیے گئے۔اسی طرح، غیر محفوظ گھریلو صارفین کے لیے مقررہ چارجز بھی 50 فیصد بڑھا کر ایک ہزار سے ایک ہزار 500 روپے کر دیے گئے۔ای سی سی نے محفوظ اور غیر محفوظ گھریلو صارفین کے لیے ایک سلیب فائدہ بھی ختم کر دیا، اب صارفین سے ہر زمرے کی پہلی شرح کے مطابق چارجز وصول کیے جائیں گے۔

بلک صارفین کے لیے گیس کے نرخ 9.5 فیصد بڑھا کر 2 ہزار 900 روپے سے 3 ہزار 175 روپے فی ملین برٹش تھرمل یونٹ (ایم ایم بی ٹی یو) کر دیے گئے۔بجلی کے شعبے کے لیے گیس کی قیمتیں 29 فیصد بڑھا کر ایک ہزار 50 سے ایک ہزار 350 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو کر دی گئیں، حالانکہ پیٹرولیم ڈویژن نے 25 فیصد اضافے کی تجویز دی تھی۔اسی طرح، صنعتی (پروسیس) صارفین کے لیے نرخ 9.3 فیصد بڑھا کر 2 ہزار 150 روپے سے 2 ہزار 350 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو مقرر کیے گئے۔وزارت خزانہ کے بیان میں کہا گیا کہ اوگرا قانون کے تحت، حکومت کو قیمتوں میں تبدیلی کی اطلاع اوگرا کے تعین کے 40 دن کے اندر دینا لازم ہے، تاکہ لاگت کی ریکوری اور ریگولیٹری تقاضے پورے کیے جاسکیں۔بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ سمیشن آئی ایم ایف کے ساتھ طے شدہ ساختی اہداف سے بھی ہم آہنگ ہے، جن میں کیپٹو پاور ٹیرف کا معقول بنانا اور کراس سبسڈی کے بجائے کم آمدنی والے صارفین کے لیے براہ راست ٹارگٹ معاونت شامل ہے۔

بیان میں کہا گیا کہ ای سی سی نے گھریلو صارفین کو تحفظ دینے کے لیے صرف مقررہ چارجز میں ردو بدل کیا ہے، تاکہ اثاثہ جات کی لاگت کی ریکوری ممکن ہو۔کمیٹی نے بلک صارفین، قدرتی گیس پر چلنے والے پاور پلانٹس اور صنعت کے لیے گیس کی قیمتوں میں اوسطاً 10 فیصد اضافے کی اجازت دی۔اس اقدام سے مالی سال 2025-26 کے لیے اوگرا کی جانب سے مقرر کردہ 888 ارب 60 کروڑ روپے کی آمدنی کی ضرورت پوری ہو جائے گی، جس میں ایس این جی پی ایل کے لیے 534 ارب 46 کروڑ روپے اور ایس ایس جی سی ایل کے لیے 354 ارب 20 کروڑ روپے شامل ہیں۔یکم فروری سے نافذ موجودہ گیس قیمتوں کی بنیاد پر، مالی سال 2026 کے اختتام پر دونوں سوئی کمپنیوں کی متوقع آمدنی 847 ارب 71 کروڑ روپے تھی، ایس این جی پی ایل کے لیے 493 ارب 54 کروڑ روپے اور ایس ایس جی سی ایل کے لیے 354 ارب 18 کروڑ روپے، یہ اعداد و شمار 41 ارب روپے کے خسارہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ای سی سی کی طرف سے منظور کی گئی گیس کی قیمتوں میں رد و بدل کا مقصد اسی 41 ارب روپے کے خسارے کو پورا کرنا ہے۔پیٹرولیم ڈویژن نے خبردار کیا کہ حکومت پہلے ہی آئی ایم ایف کے ساتھ کراس سبسڈی کے خاتمے اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کے ذریعے براہ راست، بجٹ سے امداد فراہم کرنے کے حوالے سے بات چیت کر رہی ہے۔ای سی سی نے مقامی مارکیٹ میں قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لیے چینی کی درآمد کے مسئلے پر بھی غور کیا، اور اس حوالے سے مزید غور وخوض کے لیے ایک 10 رکنی اسٹیئرنگ کمیٹی قائم کر دی۔یہ کمیٹی غذائی تحفظ کے وزیر کی سربراہی میں کام کرے گی، اور اس میں وزیر تجارت، معاون خصوصی برائے خارجہ امور، سیکریٹری خزانہ، چیئرمین ایف بی آر اور دیگر شامل ہوں گے، جو اپنی سفارشات ای سی سی کو پیش کریں گے۔ای سی سی نے ترسیلات زر کی ترغیبی اسکیموں میں مجوزہ تبدیلیوں پر بھی تبادلہ خیال کیا اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور وزارت خزانہ کو ہدایت دی کہ وہ 31 جولائی تک منصوبہ پیش کریں۔اجلاس میں وزارت خزانہ کی جانب سے چھوٹے کسانوں اور کم ترقی یافتہ علاقوں کے لیے رسک کور اسکیم کے اجرا کی تجویز پر اصولی منظوری بھی دی گئی۔ای سی سی نے نوٹ کیا کہ یہ اسکیم ممکنہ طور پر 7 لاکھ 50 ہزار نئے زرعی قرض دہندگان کو رسمی مالیاتی نظام میں لائے گی، اور 3 سال کے عرصے میں 300 ارب روپے کے اضافی قرضوں کا باعث بنے گی۔اجلاس میں مجموعی طور پر 856 ارب روپے کی 14 ضمنی گرانٹس کی منظوری دی گئی۔

ان میں اہم ترین گرانٹ 832 ارب روپے وزارت خزانہ کو قرض کی واپسی کے لیے دی گئی، 15 ارب 84 کروڑ روپے وزارت دفاع کو ملازمین کی تنخواہوں، واجبات کی ادائیگی اور بھارت کے ساتھ حالیہ جھڑپوں میں شہید ہونے والوں کے لیے وزیراعظم کے پیکیج کے تحت واجبات کی ادائیگی کے لیے دیے گئے، جب کہ اسٹریٹجک پلانز ڈویژن کو سپارکو کے لیے 5 ارب 50 کروڑ روپے کی گرانٹ دی گئی۔

Over 170K Followers on social media now shining in print too

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

چین کی ڈیجیٹل مارکیٹ 618 کی کہانی

جون کی شام جیسے کسی پرانی نظم کی آخری سطر: تھوڑی تھکی ہوئی، ذرا نم آلود، اور کچھ کچھ خوابیدہ۔ میں شینزن کے ایک گلی نما بازار میں کھڑی تھی، جہاں نیون روشنیوں کا جال بُنا گیا تھا اور ہوا میں فرائیڈ ٹوفو، مینگو آئسکریم اور عطرِ لیچی کی مہک معلق تھی۔ شہر نے جیسے کپڑے بدل لیے ہوں۔ دن کی تیز روشنیوں والے کاروباری لباس کی جگہ ایک ڈھیلا، رنگین کرتا پہن لیا ہو جس پر چھوٹے چھوٹے جگنو کڑھائی کی صورت چمک رہے ہوں۔

یہ "618 شاپنگ فیسٹیول" کا وقت تھا۔ چین کی سال کی سب سے بڑی آن لائن سیل۔ مگر میرے لیے بازاروں کی اصل دلکشی نہ JD.com کی موبائل ایپ میں تھی، نہ Alibaba کی ڈیجیٹل ویب پر۔ میرے دل کی دنیا تو انہی چھوٹی نائٹ مارکیٹس میں آباد تھی، جو ہر شام ایک نئی کہانی کی طرح کھلتے، اور رات گئے تک آنکھوں میں رنگ بھر کے بند ہوجاتے۔

جون کی گرمی میں جب ہوا ست ہو جاتی ہے، چین کے ڈیجیٹل آسمان پر ایک تہوار اترتا ہے 618 یہ عام میلے جیسا نہیں، جہاں پتنگیں اڑتی ہوں یا ڈھول بجتے ہوں۔ یہ تو کلاؤڈ کی دنیا میں ہونے والا وہ کاروباری جشن ہے، جہاں ہر کلک میں خواہش، ہر آئٹم میں رعایت، اور ہر کارٹ میں ایک چھوٹا سا خواب ہوتا ہے۔

یہ فیسٹیول دراصل آن لائن بازاروں کی عید ہے Tmall، Taobao، JD.com جیسے دیو قامت پلیٹ فارم صارفین کو وہ سب کچھ دیتے ہیں جو وہ برس بھر صرف "Wishlist" میں رکھتے ہیں۔

یہ سیل نہیں، ایک تجربہ ہے۔ جہاں قیمتیں جھکتی ہیں اور دل خریداری کے رنگین کینوس پر اپنی پسند کا انتخاب کرتا ہے۔

618 نہ دکان ہے، نہ بازار، یہ ایک ڈیجیٹل دریا ہے، جس میں چین کے کروڑوں کارخانے، دکاندار، اور خریدار سب بہتے ہیں اور ہر سال جون میں، یہ دریا جوش میں آتا ہے۔ سودوں کا، سچائی کا، اور خوابوں کا۔

اس بازار میں میرا پہلا قدم ایک کتابوں کی دکان کی جانب تھا۔ میں نے پوچھا "یہ 618 کا مطلب کیا ہے؟ کوئی میلہ ہے؟ کوئی تہوار؟"

سامنے بیٹھے ایک نوجوان نے ہنستے ہوئے چائے کا کپ رکھا اور کہا "نہیں، یہ تو JD.com کی سالگرہ ہے۔ جون کی اٹھارہ تاریخ۔"

اور تب مجھے احساس ہوا کہ چین کی ڈیجیٹل دنیا میں تاریخیں بھی تہوار بن جاتی ہیں۔ 618 صرف ایک نمبر نہیں، ایک یاد ہے، ایک ابتدا ہے۔ 18 جون 1998 کو جب JD.com نے اپنی بنیاد رکھی تھی، شاید کسی نے نہ سوچا ہو کہ ایک دن یہی تاریخ چین کے کروڑوں خریداروں کے لیے سال کی سب سے بڑی امید بن جائے گی۔

آج 618، صرف JD کا جشن نہیں، بلکہ پورے چین کا وہ ڈیجیٹل میلہ ہے، جہاں ہر کلک میں تجارت، ہر رعایت میں خواب اور ہر خرید میں ایک چھوٹی سی خوشی بندھی ہوتی ہے

کتابوں کے شوروم سے نکلتے ہی دائیں طرف ایک خاتون بانس کی پنکھیاں بیچ رہی تھیں۔ ہر پنکھے پر ہاتھ سے پینٹ کی گئی تصویر تھی کہیں غروب ہوتا سورج، کہیں پہاڑوں کے بیچ بہتی ندی۔ وہ خاتون خود بھی کسی پرانی تصویر کی طرح لگتی تھی۔ دھیمے لباس میں، چہرے پر خاموش مسکراہٹ، جیسے ہر پنکھا بیچتے وقت ایک پرانی یاد کسی کے ہاتھ رکھ دیتی ہو۔

تھوڑی دور ایک نوجوان لڑکا، جس کے بال نیلے رنگ میں رنگے تھے، موبائل فون کے کورز بیچ رہا تھا۔ اس کی دکان کے پیچھے ایک بڑا سا بورڈ لگا تھا: Buy 2,Get 1 Smile Free اور سچ مانیے، وہ واقعی ہر خریداری پر ایک ہنسی ضرور دیتا تھا۔

شاید یہی چھوٹے بازاروں کی اصل دولت تھی مسکراہٹیں۔

بائیں طرف جب مڑی تو جیسے کسی خوشبو کی گلی میں آنکلی۔ یہاں ایک کھلے کاؤنٹر پر ایک بوڑھا آدمی جڑی بوٹیوں سے بنے صابن بیچ رہا تھا۔ وہ ہر صابن کے ساتھ اس کی "کہانی" بھی سناتا

"یہ والا لیونڈر کا ہے۔ دل کی اداسی کے لیے اور یہ چائے کے پتے والا تھکے قدموں کے لیے۔"

میں نے ایک ہلکے سبز رنگ کا صابن لیا، جس کی خوشبو میں جیسے نانی کے صحن کی صبحیں لپٹی ہوئی تھیں۔ بوڑھے آدمی نے جذباتی انداز میں کہا۔

"یہ تمہارے خوابوں کو نرم کر دے گا، بیٹی۔"

بازار میں کئی اسٹال ایسے بھی تھے جو 618 فیسٹیول کی چمک لیے ہوئے تھے۔ ایک نوجوان جوڑا "فلیش سیل" چلا رہا تھا۔ ایک لمحہ، ایک ڈیل۔ گاہک فون نکال کر QR کوڈ اسکین کرتا اور اگلے ہی لمحے ای-والٹ سے ادائیگی، ایک چھوٹا سا پرنٹر رسید اگلتا، اور پھر ہاتھوں میں ایک نیا الیکٹرانک پنکھا، یا ایل ای ڈی لائٹ، یا کمر سیدھی کرنے والا آلہ۔

ان تمام خریداروں میں ایک چیز مشترک تھی۔ آنکھوں کی وہ چمک جو صرف "ڈسکاؤنٹ میں خوشی" سے جنم لیتی ہے۔

آخر میں، میں بازار کی آخری گلی میں جانکلی۔ وہاں زمین پر کپڑے بچھا کر کھلونے بیچے جا رہے تھے۔ ایک چھوٹی لڑکی اپنی ماں کے ساتھ رنگ بدلنے والے بالز دیکھ رہی تھی۔ ایک لڑکا، جس نے خود بنایا ہوا روبوٹ بیچنے کی کوشش کی، میرے پاس آیا اور بولا "یہ ناچتا بھی ہے، دیکھیں؟" اور روبوٹ واقعی ناچا، ایک بارگین قیمت پر صرف دس یوان۔

میں نے ایک مینگو قلفی لی، اور کرسی پر بیٹھ کر اس ذائقے میں اپنے بچپن کی گرمیوں کی خوشبو ڈھونڈی۔ قلفی کا رس، انگلیوں سے ہوتا ہوا کلائی تک بہا جیسے کوئی پرانا خواب بہہ جائے۔ اوپر آسمان پر ہلکی دھند تھی، اور کہیں دور سے جگنوؤں کی مدھم روشنی آرہی تھی۔

جب میں بازار سے نکلی، تو ہاتھ میں ایک صابن، ایک فینسی پنکھا، اور ایک جگنو سا لمحہ تھا مگر دل میں ایک مکمل تصویر ان چہروں کی، ان رنگوں کی، ان چھوٹے جملوں کی جنہوں نے ایک بازار کو میری روح کی گلی بنا دیا تھا۔

"بازار تو ہر شہر میں ہوتے ہیں، مگر کچھ بازار دل کے اندر بس جاتے ہیں جیسے کسی پرانی کتاب کے صفحے میں رکھے پھول کی خوشبو، جو برسوں بعد بھی مہک دیتی ہے۔

اگلی صبح، میں نے قلفی کے رس سے بنے یادوں کے دائرے کو پیچھے چھوڑا، اور بس میں سوار ہو کر چین کے اُس بازار کی طرف روانہ ہوئی، جس کا نام دنیا بھر کے چھوٹے تاجروں کے لیے خواب جیسا ہے علی بابا۔

مگر یہ کوئی غار نہیں، جہاں "کھل جا سم سم" کہا جائے اور خزانے ظاہر ہو جائیں یہ تو ایک ڈیجیٹل سلطنت ہے، جہاں تجارتی ذہانت، آنکھوں کا مشاہدہ، اور دل کی سچائی چاہیے۔

شینزن کی نرم دھوپ میری کھڑکی سے آ کر گالوں کو چوم رہی تھی اور میں سوچ رہی تھی "کیا پاکستان میں بیٹھا کوئی نوجوان، ایک لیپ ٹاپ، تھوڑی سی نیت اور ذرا سی سمجھ بوجھ سے چین سے تجارت کرسکتا ہے؟"

علی بابا صرف ایک ویب سائٹ نہیں، یہ چین کے کروڑوں کارخانوں کی دکان ہے، جہاں ایک ایک پیچ، پرزہ، بوتل، کنگھی، چائے کی پتی، اور کپڑے کی ہر قسم آپ کے کلک کی منتظر ہے۔

ایک بوڑھے چینی تاجر نے کہا تھا

Alibaba is not a store,it is a gateway to a thousand villages

اور وہ سچ کہتا تھا۔ ہر پروڈکٹ کے پیچھے ایک خاندان، ایک شہر، ایک قصبہ ہوتا ہے اور ہر خریدار کے پیچھے ایک خواب۔ جب میں Yiwu Internationaltrade city پہنچی۔ جسے اکثر "دنیا کا سب سے بڑا ہول سیل بازار" کہا جاتا ہے تو ایک لمحے کو دل ڈر گیا۔ پانچ منزلیں، ہزاروں دکانیں، لاکھوں اشیاء اور ہر ایک اپنی آواز میں پکارتی تھی "آیئے، چھونے سے قیمت نہیں بڑھتی!"

"پاکستان؟ جی جی، ہم شپنگ کرتے ہیں!"

Over 170K Followers on social media now shining in print too

یہاں آپ کو ہر وہ چیز ملے گی جو ایک دکان دار، درآمد کنندہ یا ایمازون/ دررزن پر کام کرنے والا چاہتا ہے زیورات ، کھلونے ، کچن کا سامان ، سٹیچری، ہینڈ بیگز، رمضان/عیدڈیکوریشن

مجھے ایک پُرانی طرز کے اسٹال نے بہت متاثر کیا، جہاں ایک بزرگ خاتون خود کڑھائی کی گئی ربن بیچ رہی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا

''آپ روزانہ اتنا سفر کرتی ہیں؟'' وہ ہنس دی

''ہاں، اور ہر ربن ایک کہانی ہے، جو شاید تم پاکستان لے جاؤ گی۔''

اگر فیشن کی دنیا میں کاروبار ہے، تو Guangzhou کا سفر فرض ہے۔

یہاں کے ہول سیل بازار

Baima Clothing Market

Shahe Wholesale City اور

Zhanxi Garment Market

میں داخل ہونا ایسا ہے جیسے ایک متحرک قوس و قزح میں قدم رکھنا۔ ہر دکان پر کپڑے جیسے خوابوں کی طرح جھولتے ہیں۔ ریشم، لینن، کاٹن، جینز، ہر سیزن، ہر اسٹائل۔

میں ایک دکان میں داخل ہوئی تو دکان دار نے پوچھا۔

''ری سیل کریں گی یا بوتیک چلانا چاہتی ہیں؟'' اور مجھے اندازہ ہوا کہ چین میں صرف خریدار نہیں پوچھے جاتے، خوابوں کی نیت پوچھی جاتی ہے۔

اگر کوئی پاکستانی چین سے درآمد کرنا چاہتا ہے تو درج ذیل راستے سب سے موثر ہیں

1. علی بابا (Alibaba.com) سے آرڈر دینا

Minimum Order Quantity(MOQ) سمجھیں Supplier کی Trade Assurance چیک کریں۔

Sample منگوائیں، پھر Bulk Order دیں۔

2. Yiwu / Guangzhou سے براہِ راست خریداری

آپ یہاں آ کر براہِ راست خرید سکتے ہیں یا چینی ایجنٹ کے ذریعے۔

Shipping کے لیے FCL (Full Container Load) یا LCL (Less than Container Load) استعمال کریں۔ کراچی، لاہور، سیالکوٹ میں Customs Clear کرنے کے لیے مقامی ایجنٹس موجود ہیں۔

3. پاکستان میں بیچنے کے پلیٹ فارمز

Pages,Daraz.pk,
,Facebook,Wholesale
Boutique,Instagram
Local Bazars
Anarkali,sadder,jama)
cloth,liaquatabad,hyderi etc.
(Tariq Road

شام ڈھلے، میں Guangzhou کے Beijing Road Night Market میں پہنچی یہ بازار کچھ کچھ لاہور کے انارکلی جیسا تھا۔ لوگ، روشنی، کھانے کی خوشبو، اور کپڑوں کی بجی سجائی دکانیں۔

میں نے وہاں ایک لڑکی کو دیکھا جو ایک چھوٹا سا بوتیک چلا رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ Alibaba سے مال منگوا کر بیچتی ہے۔ اس کے فون میں پاکستانی کلائنٹس کے واٹس ایپ تھے، وہ اردو کے پیغامات بھی سمجھتی تھی۔ میں نے اس سے کہا

''تم تو پاکستان کے بازاروں میں بیٹھی ہو، چین میں رہ کر!''

وہ مسکرائی

''بازار کی کوئی سرحد نہیں ہوتی، صرف بھروسے کی ضرورت ہے۔''

جب میں واپس آئی، تو کمرے میں خاموشی تھی، مگر دماغ میں ہزاروں آوازیں گونج رہی تھیں

''MOQ صرف 100 پیس!''

''پاکستانی مارکیٹ میں یہ بہت چلتا ہے۔''

''ہم CIF کراچی تک شپ کرتے ہیں۔''

''ڈیل پکی؟''

میں نے کھڑکی سے باہر جھانکا دور ایک چینی لڑکی، چائے کی پیالی لیے، لیپ ٹاپ پر کچھ سرچ کر رہی تھی۔ شاید وہ بھی کسی پاکستانی دکاندار کو پروڈکٹ دکھا رہی ہو۔ مجھے لگا، بازار صرف چیزوں کے نہیں ہوتے، خوابوں کے بھی ہوتے ہیں۔

اگر آپ کو خواب دیکھنے آتے ہوں، تو علی بابا کے دروازے کھلنے میں دیر نہیں لگتی۔ اور اگر آپ میں ہمت ہو، تو Yiwu، Guangzhou، اور Hangzhou کے بازار صرف منزل نہیں، خود ایک درسگاہ بن جاتے ہیں۔

میں اُس دن علی بابا کے ہیڈ کوارٹر کے قریب واقع ایک کیفے میں بیٹھی تھی، جہاں چینی طالبات، کاروباری خواتین اور نوجوان لڑکیاں اپنے لیپ ٹاپ کھولے، خاموشی سے کام کر رہی تھیں۔ ہر ایک کے سامنے گرین ٹی کا کپ، اور اسکرین پر یا تو Alibaba.com کھلا تھا، یا پھر Douyin (چینی TikTok)، یا Mini store WeChat۔ ایسا لگتا تھا کہ ہر میز ایک چھوٹا سا دفتر ہے ایک ڈیجیٹل دکان۔

میرے برابر بیٹھی ہوئی لڑکی نے اپنا تعارف ہلکی مسکراہٹ سے کروایا۔

''میرا نام ژیاؤلین ہے، میں ہانگژو کی لوکل پروڈیوس کو پاکستان، دبئی اور انڈونیشیا بھیجتی ہوں۔''

میں چونک گئی، کیونکہ وہ محض بائیس برس کی لگتی تھی، اور اس کے ہاتھوں میں نہ کوئی روایتی رسید تھی، نہ کوئی رجسٹر صرف اس کا فون، ایک چھوٹا بارکوڈ اسکینر، اور Alibaba Seller App

ژیاؤلین نے مجھے بتایا کہ وہ چھوٹے کسانوں سے شہد، چائے، خشک پھول، اور قدرتی صابن خریدتی ہے، اور انھیں خوبصورت پیکیجنگ کے ساتھ مختلف ممالک کو برآمد کرتی ہے ــــ سب کچھ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے

Alibaba & 1688.com پر پروڈکٹ لسٹ کرنا

Canva اور Photoshop پر پیکیجنگ ڈیزائن

Douyin / TikTok پر پروڈکٹ کی ویڈیوز

WeChat pay اور AliPay سے ادائیگیاں

DarazShopee,Lazada, جیسے پلیٹ فارمز پر سیل

اس نے کہا۔ ''مجھے بازار جانے کی ضرورت نہیں، میرا بازار میری انگلیوں کے نیچے ہے۔''

میں نے اسے بتایا کہ پاکستان میں بہت سی خواتین ہنر رکھتی ہیں مگر وہ مارکیٹ تک رسائی نہیں رکھتیں۔ وہ حیران ہوئی

''ہمیں صرف ایک فون، تھوڑی انگریزی، اور سیکھنے کی لگن چاہیے باقی سب ہم نے خود سیکھا ہے۔''

ہانگو میں میں نے درجنوں ایسی لڑکیاں دیکھیں جو Alibaba یا Taobao پر ''seller'' تھیں۔ ان کی دکانیں نہ فٹ پاتھ پر تھیں، نہ پلازوں میں بلکہ کلاؤڈ پر۔ انھوں نے یہ جان لیا تھا کہ علم، نیٹ ورکنگ، اور برانڈنگ سے کہیں بھی کچھ بھی بیچا جا سکتا ہے۔

چین کی ڈیجیٹل مارکیٹ نے ''تھوک فروش'' (wholesale) کو موبائل میں قید کر دیا ہے اور ''خریدار'' کو دنیا کے کسی بھی کونے سے جوڑ دیا ہے۔ یہاں بازار کا شور نہیں ہوتا، مگر ہر نوٹیفکیشن، ہر آفر، ہر کلک، ایک نئی داستان کا آغاز ہوتا ہے۔

واپسی پر جب میں مغربی جھیل کے کنارے چہل قدمی کر رہی تھی، تو ہوا میں بارش کی نمی اور چائے کی مہک مل رہی تھی۔ ذہن میں ژیاؤلین کا جملہ گونج رہا تھا ''بازار اب صرف دکانوں میں نہیں، دلوں میں ہوتے ہیں جو جوڑ سکے، وہ بیچ سکتا ہے۔''

اور مجھے لگا، پاکستان کی بیٹیوں، بیٹوں، ہنر مندوں اور خواب دیکھنے والوں کے لیے بھی یہ دروازے کھلے ہیں۔

کسی کو چین آنے کی ضرورت نہیں اگر آپ کے ہاتھ میں علم، فون، اور سچائی ہو، تو آپ کا بازار آپ کے ساتھ چلتا ہے

چین کی ڈیجیٹل دنیا کوئی ایک ایپ، ویب سائٹ یا ٹیکنالوجی کا نام نہیں یہ ایک نئی تہذیب ہے، جہاں بازار شور سے نہیں، کلک سے آباد ہوتے ہیں۔ جہاں خریدار کے پاس وقت کم ہے، مگر چوائس بے شمار۔

جہاں دکاندار چھت تلے نہیں بیٹھتا، بلکہ کلاؤڈ میں تجارت کرتا ہے۔

یہاں ہر آرڈر، ایک الگ کہانی ہے۔ ہر پیکیج، ایک شہر سے دوسرے ملک تک امیدوں کا سفر کرتا ہے۔ اور ہر نوجوان، خواہ وہ ہانگژو کی گلی میں بیٹھا ہو یا کراچی کی چھت پر، اپنے موبائل سے دنیا کی مارکیٹ میں داخل ہو سکتا ہے۔

چین نے ہمیں یہ سکھایا کہ

بازار بدل سکتے ہیں، طریقے بدل سکتے ہیں، مگر خواب وہی رہتے ہیں خود کو بہتر بنانے کے، کچھ بیچنے کے، اور کچھ پا لینے کے۔ اب بازار صرف سڑکوں پر نہیں، بلکہ ہمارے دلوں، انگلیوں اور سوچوں میں بسا کرتے ہیں۔

پاکستان میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کے حجم میں 12 فیصد اضافہ

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان میں ڈیجیٹل ادائیگی کا حجم 12 فیصد اضافے سے 2 ارب 40 کروڑ 80 لاکھ ٹرانزیکشنز تک پہنچ گیا، ٹرانزیکشنز کی مجموعی مالیت 8 فیصد نمو کے ساتھ 164 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی۔ رپورٹ کے مطابق اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2024-25 کی تیسری سہ ماہی کے لیے نظام ادائیگی کا جائزہ جاری کر دیا ہے، جس میں نظام ادائیگی کے خلاصے کے ساتھ ملک میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کے منظر نامے میں قابل ذکر تبدیلیوں کو پیش کیا گیا ہے۔ مرکزی بینک کے مطابق ملک کی ڈیجیٹل ادائیگیوں میں مالی سال 25 کی تیسری سہ ماہی کے دوران اضافے کا رجحان جاری رہا اور ٹرانزیکشنز کے حجم اور مالیت میں خاصا اضافہ دیکھا گیا، ریٹیل ادائیگی کا حجم 12 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 2 ہزار 408 ملین (2 ارب 40 کروڑ 80 لاکھ) ٹرانزیکشنز تک پہنچ گیا، جب کہ ٹرانزیکشنوں کی مجموعی مالیت 8 فیصد نمو کے ساتھ 164 ٹریلین پاکستانی روپے تک پہنچ گئی۔ مجموعی ریٹیل ٹرانزیکشنز میں ڈیجیٹل ذرائع سے ٹرانزیکشنز کا حصہ 89 فیصد رہا، موبائل بینکاری ایپس، برانچ لیس بینکاری والٹس، اور ای منی والٹس سمیت موبائل ایپ پر مبنی پلیٹ فارمز سے مجموعی طور پر 27 ٹریلین روپے مالیت کی ایک ہزار 686 ملین ٹرانزیکشنز کو پروسیس کیا گیا، جو حجم میں 16 فیصد اور مالیت میں 22 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ ڈیجیٹل بینکاری خدمات استعمال کرنے والے افراد کی تعداد میں بھی مستحکم اضافہ ہوا۔ موبائل بینکاری ایپ کے استعمال کنندگان بڑھ کر 22.6 ملین (7 فیصد اضافہ)، ای منی اور برانچ لیس بینکاری والٹس کے استعمال کنندگان کی تعداد بالترتیب بڑھ کر 5.3 ملین (12 فیصد

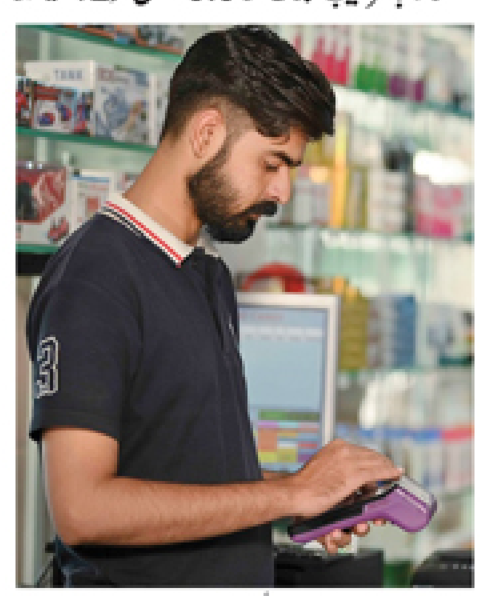

اضافہ)، اور 68.5 ملین (6 فیصد اضافہ)، جبکہ انٹرنیٹ بینکاری استعمال کرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 14.1 ملین (7 فیصد اضافہ) تک پہنچ گئی۔

گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں ای کامرس ادائیگیوں کا حجم 40 فیصد اضافے سے بڑھ کر 213 ملین تک پہنچ گیا، جن کی مالیت 34 فیصد اضافے سے 258 ارب روپے رہی۔ ای کامرس ادائیگیوں میں ڈیجیٹل والٹس کا حصہ سب سے زیادہ تھا، جو مالیت کے لحاظ سے 94 فیصد (199.1 ملین) رہا، جبکہ کارڈ پر مبنی آن لائن ادائیگیوں کا حصہ صرف 6 فیصد (13.5 ملین) تھا، ان اسٹور خریداریوں میں، ایک لاکھ 79 ہزار 383 پوائنٹ آف سیل نیٹ ورک کو استعمال کرتے ہوئے ایک لاکھ 40 ہزار 161 مرچنٹس نے 550 ارب روپے (8 فیصد زائد) مالیت کی 99 ملین (12 فیصد زائد) ٹرانزیکشنوں کو پروسیس کیا۔ مزید برآں، کیو آر کوڈز کے ذریعے ادائیگیوں کو قبول کرنے والے مرچنٹس نے 61 ارب روپے مالیت کی 21.7 ملین ٹرانزیکشنز کو پروسیس کیا۔ اسٹیٹ بینک کے تحت آپریٹ کیے جانے والے راست (فوری نظام ادائیگی) اور ریئل ٹائم گراس سیٹلمنٹ (آر ٹی جی ایس) جیسے ادائیگی کے نظاموں نے ملک میں ڈیجیٹل ادئیگیوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فوری ادائیگی کے نظام راست نے سہ ماہی کے دوران 8.5 ٹریلین روپے مالیت کی 371 ملین ٹرانزیکشنز پروسیس کیں، جس سے ٹرانزیکشنز کا مجموعی حجم راست کے آغاز سے اب تک 1.5 ارب اور اس کی مالیت 34 ٹریلین روپے تک پہنچ چکی ہے۔ آر ٹی جی ایس کے ذریعے بڑی مالیت کی 8.5 ملین ادائیگیاں کی گئیں، جن کی مالیت 347 ٹریلین روپے بنتی ہے۔

ڈیجیٹل معیشت کی جانب منتقلی اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی کے اقدامات کا حصہ ہے اور اس میں بینکوں، فن ٹیکس اور ادائیگی کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کی مربوط کوششیں بھی شامل ہیں، جیسے جیسے ڈیجیٹل ادائیگیوں میں اضافہ ہو رہا ہے، اسٹیٹ بینک مالی شمولیت کے فروغ اور تمام اسٹیک ہولڈرز کے لیے ادائیگیاں مزید بہتر بنانے کے متعلق پرعزم ہے۔

پریما دودھ پر جھوٹے اشتہارات کے الزام میں 50 لاکھ روپے جرمانہ

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) مسابقتی اپیلیٹ ٹریبونل (CAT) نے پریما دودھ بنانے والی کمپنی ات طہور (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے خلاف مسابقتی کمیشن آف پاکستان (CCP) کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے قرار دیا ہے کہ کمپنی نے گمراہ کن مارکیٹنگ میں ملوث ہو کر مسابقتی ایکٹ 2010 کے سیکشن 10 کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ کیس پاکستان ڈیری ایسوسی ایشن (PDA) کی شکایت پر شروع ہوا، جس میں الزام لگایا گیا کہ پریما نے 2016 میں سپریم کورٹ کے دودھ کے معیار سے متعلق فیصلے کے بعد سوشل میڈیا پر ایسی مہم چلائی جس سے یہ تاثر ملا کہ مارکیٹ میں موجود دیگر تمام دودھ کی مصنوعات انسانی استعمال کے لیے غیر موزوں ہیں، اور صرف پریما کا دودھ ہی محفوظ ہے۔ CCP کی تحقیق کے بعد یہ دعوے بے بنیاد پائے گئے، جو کہ مسابقت کار کمپنیوں کے کاروبار اور ساکھ کو نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتے تھے۔ کمیشن نے فیصلہ سناتے ہوئے پریما کو سیکشن 10 کی ذیلی دفعات 10(1)، 10(2)(a)، (b) اور (c) کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیتے ہوئے 3 کروڑ 50 لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا، اور کمپنی کو ہدایت دی کہ وہ اپنی گمراہ کن مارکیٹنگ سے متعلق عوامی وضاحت جاری کرے۔ تاہم CAT نے CCP کا فیصلہ برقرار رکھتے ہوئے جرمانے کی رقم کو زیادہ قرار دے کر اسے کم کر کے 50 لاکھ روپے کر دیا۔ یہ فیصلہ پاکستان کی ڈیری صنعت میں اشتہاری معیارات پر ریگولیٹری نگرانی کو مضبوط بناتا ہے۔

پاکستان کا 9 ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ تشویشناک حد تک بڑھ گیا

کنزیومر واچ رپورٹ

مالی سال 2025 کے پہلے 11 ماہ کے دوران پاکستان کا اپنے 9 ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ تشویشناک حد تک بڑھ گیا ہے، جس کی بڑی وجہ چین، بھارت اور بنگلہ دیش سے درآمدات میں غیر معمولی اضافہ اور برآمدات میں کمی ہے۔

رپورٹ کے مطابق، سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2025 کے 11 ماہ کے دوران پاکستان کا اپنے 9 ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ 32.82 فیصد کے اضافے کے ساتھ 11 ارب 17 کروڑ ڈالر تک پہنچ گیا۔ اگرچہ افغانستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا کو برآمدات میں قابل ذکر اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جس کی ایک وجہ خطے میں سیاسی حالات میں تبدیلی بھی ہے، تاہم مجموعی تجارتی خسارہ بڑھتی ہوئی درآمدات، خاص طور پر چین، بھارت اور بنگلہ دیش سے مزید بڑھ گیا۔ پالیسی سازوں کے لیے سب سے تشویشناک پہلو چین کو برآمدات میں مسلسل کمی ہے، جو پاکستان کا خطے میں سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے، جب کہ اسی دوران چین سے درآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

اسی نوعیت کے رجحانات بھارت اور بنگلہ دیش کے ساتھ تجارت میں بھی دیکھنے میں آئے، جس سے دوطرفہ تجارتی توازن مزید بگڑ گیا۔

مالی سال 2024 میں پاکستان کا ان 9 ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ 9 ارب 50 کروڑ 60 لاکھ ڈالر رہا، جو مالی سال 2023 کے 6 ارب 38 کروڑ 20 لاکھ ڈالر کے مقابلے میں 49 فیصد زیادہ ہے۔

بھارت کی کرپٹو پالیسی بری طرح ناکام

پاکستان کامیاب، بھارتی اخبار کا اعتراف

کنزیومرواچ رپورٹ

بھارتی اخبار ’’دی پرنٹ‘‘ نے اعتراف کیا ہے کہ بھارت کی کرپٹو پالیسی بری طرح ناکام ہو چکی ہے جبکہ پاکستانی اقدامات پر بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھ رہا ہے اور بھارتی پروپیگنڈا مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ ’’دی پرنٹ‘‘ کی رپورٹ کے مطابق بائننس کے بانی کی پاکستان آمد اور کرپٹو تعاون کے امکانات پر بات چیت کے دوران بھارت میں سخت ٹیکس پالیسی کے باعث کرپٹو مارکیٹ بیٹھ گئی ہے۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ بھارت کی ناکام کرپٹو حکمت عملی کے بعد پاکستان کی موثر کرپٹو پالیسی عالمی میڈیا کی توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔ 30 فیصد کرپٹو ٹیکس کے نفاذ کے بعد بھارت میں 97 فیصد کرپٹو مارکیٹ ختم ہو چکی ہے اور نوجوان سرمایہ کار ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

اخبار نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ بھارتی کرپٹو پالیسی نے نوجوانوں کیلیے عالمی ڈیجیٹل مواقع کے دروازے بند کر دیے ہیں جبکہ پاکستان نے 2000 میگاواٹ مائننگ اور بٹ کوائن ریزرو کے قیام کا اہم اعلان کر کے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ اخبار کا کہنا ہے کہ امریکا کے بعد پاکستان کا ’’بٹ کوائن ریزرو‘‘ قائم کرنا بھارت پر سبقت کی علامت ہے اور یہ ’’دی پرنٹ‘‘ کا کھلا اعتراف ہے۔ پاکستان نے بھارت کی کرپٹو حکمت عملی کی ناکامیوں کو موثر سفارتی پالیسی کے طور پر استعمال کیا ہے جبکہ ناکام کرپٹو پالیسی کے باعث بھارت کو 60 بلین روپے ٹیکس کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ سخت پابندیوں کی وجہ سے بھارتی اسٹارٹ اپس اور ماہرین ترقی یافتہ ممالک کا رخ کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ ’’دی پرنٹ‘‘ کے مطابق معروف امریکی ماہر بٹ کوائن ’’مائیکل سیلر‘‘ نے بھی پاکستان کی موثر حکمت عملی کی کھل کر تائید کرتے ہوئے بٹ کوائن ریزرو بنانے میں مدد کی پیشکش کی ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ کرپٹو حکمت عملی کو مزید موثر بنانے کے لیے بائننس کے شریک بانی ’’چانگ پینگ ژاؤ‘‘ کو پاکستان کرپٹو کونسل کا اسٹریٹجک مشیر مقرر کیا گیا ہے۔ اخبار کے مطابق پاکستان نے کرپٹو ڈپلومیسی میں بڑا قدم اٹھاتے ہوئے بلال بن ثاقب کی واشنگٹن میں سینیٹرز سے ملاقاتیں کر کے بھارت کو عالمی مکالمے سے باہر کر دیا ہے۔

پاکستان کرپٹو کونسل کے سی ای او بلال بن ثاقب نے بھارتی ناکام کرپٹو پالیسی کے مقابلے میں کامیاب فریم ورک دینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کی کامیاب کرپٹو حکمت عملی اب سفارتی، معاشی اور تکنیکی محاذ پر جیت کی علامت بن چکی ہے۔

حکومت ہوش کے ناخن لے، صارف کے بغیر معیشت نہیں چل سکتی، فراز الرحمٰن

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) پاکستان بزنس گروپ کے بانی و سرپرستِ اعلیٰ اور کورنگی ایسوسی ایشن آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری (کاٹی) کے سابق صدر فراز الرحمٰن نے کہا ہے کہ بجٹ 2025 میں معیشت کو درست سمت دینے کی بجائے، صارف پر ٹیکسوں کا بے رحمانہ بوجھ ڈال کر خرید و فروخت کا نظام مفلوج کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "میں ماہرِ معیشت نہیں ہوں، مگر سیدھا حساب مجھے بھی آتا ہے۔ جب خریدار کے پاس خریدنے کی سکت نہ رہے، تو مارکیٹ کیسے چلے گی؟ اور جب مارکیٹ بند ہو جائے گی تو حکومت ٹیکس کہاں سے اکٹھا کرے گی؟"

فراز الرحمٰن نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے مسلسل ان ڈائریکٹ ٹیکسز، مہنگائی، اور بے قابو یوٹیلیٹی چارجز کے ذریعے عام صارف کو دیوار سے لگا دیا ہے۔ وہ طبقہ جو معیشت کو نیچے سے سہارا دیتا ہے، آج سب سے زیادہ دباؤ میں ہے انہوں نے کہا کہ 2015 سے 2018 تک معیشت میں کچھ توازن تھا، مگر 2019 کے بعد مسلسل مہنگائی، روپے کی گراوٹ اور درآمدی انحصار نے صارف کی جیب خالی کر دی۔ کورونا کے بعد وقتی گروتھ دکھائی گئی، مگر وہ عوام کی بہتری پر مبنی نہیں تھی، بلکہ صرف قرضوں اور سبسڈی کے سہارے تھی۔ 2023 میں GDP بمشکل 0.3 فیصد رہی، 2024 میں ڈیڑھ فیصد، اور 2025 کے موجودہ بجٹ کے بعد معیشت مزید سکڑنے کا خطرہ ہے۔

فراز الرحمٰن نے کہا کہ ریئل اسٹیٹ کا سیکٹر ایف بی آر کی جانب سے این او سی کی شرط اور ڈی سی ریٹس میں مجوزہ اضافہ سے ایک بار پھر بے یقینی کی کیفیت سے دوچار ہے اور بے یقینی کی فضا نے سرمایہ کاری کا پہیہ روک دیا ہے۔ جب حکومت صرف کاغذی ٹارگٹس کے پیچھے بھاگے اور زمینی حقیقت نظرانداز کرے تو معیشت صرف پریزنٹیشنز میں باقی رہتی ہے، حقیقت میں نہیں۔

فراز الرحمٰن نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ تمام ان ڈائریکٹ ٹیکس کو ختم کیا جائے جیسے بجلی، گیس اور پٹرول وغیرہ اس کے علاوہ صارف کی قوتِ خرید بحال کرنے کے لیے یوٹیلیٹی ریلیف فراہم کیا جائے اور کنزیومر فائننس کو فروغ دیا جائے۔ کاروباری طبقے پر ٹیکس تب لگایا جائے جب وہ منافع کما رہا ہو نقصان پر رعایت دی جائے ایف بی آر کو اصلاحات کے ذریعے دوستانہ، شفاف اور سادہ ادارہ بنایا جائے۔ ایس ایم ای سیکٹر اور تنخواہ دار طبقے کو بجٹ میں ترجیح دی جائے۔ فراز الرحمٰن نے کہا، صارف ہماری معیشت کی شہ رگ ہے۔ جب تک صارف زندہ اور مطمئن نہیں ہوگا، کوئی جی ڈی پی، کوئی ٹارگٹ اور کوئی بجٹ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حکومت کو یہ سمجھنا ہوگا کہ جب خریدنے والا ہی نہ رہے، تو بیچنے والا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

سدرہ کریم کی کتاب ''ایک نام حقیقت'' کی تقریبِ رونمائی

کنزیومر واچ رپورٹ

اردو نثر و نظم پر مشتمل کتاب "ایک نام حقیقت" کی مصنفہ سدرہ کریم کی کتاب کی تقریب رونمائی کراچی پریس کلب میں منعقد ہوئی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے معروف شاعر خالد معین نے کہا کہ ایک نام حقیقت نوجوان مصنفہ کے روشن مستقبل کی نوید ہے۔ انہوں نے کتاب سے کچھ نثر پارے اور غزلیں سنائیں، جن میں ایک شعر خاص طور پر قابلِ ذکر تھا:

اب میں پھولوں میں کھلنا چاہتی ہوں
خوشبوؤں میں بکھر کے دیکھ لیا

اس موقع پر کراچی پریس کلب کے صدر اور شاعر فاضل جمیلی نے کہا کہ وہ کچھ عرصہ قبل سدرہ کریم سے ملے تھے، جب انہوں نے اپنی پہلی کتاب کچھ بھیگے الفاظ انہیں پیش کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ توقع کر رہے تھے کہ نئی کتاب میں زیادہ نظمیں ہوں گی، لیکن اس کے باوجود شاعری میں پختگی نظر آتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ جیسے ماضی میں سینئر شعراء نوآموز لکھاریوں کی حوصلہ افزائی کرتے تھے، ویسا ماحول آج بھی قائم رہنا چاہیے۔

شاعر جاوید صبا نے کہا کہ وہ سدرہ کریم سے واقف نہیں تھے، جب تک انہوں نے انہیں کتاب کی پی ڈی ایف بھیج کر تعارف نہ کروایا۔ کتاب پڑھ کر وہ حیران ہوئے کہ اس میں اہم سماجی مسائل پر نثر بھی شامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مصنفہ کی شاعری بھی فکر انگیز اور عمدہ ہے۔ انہوں نے کہا: ''ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ہو رہا ہے۔''

مصنفہ سدرہ کریم نے تقریب کے انعقاد میں معاونت کرنے والے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور اپنی تخلیقی کاوشوں کو سراہنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنی کتاب سے ایک نثری تحریر "سکون" خاص طور پر سنائی۔

تقریب کی صدارت عمرانہ انور مقصود نے کی۔ انہوں نے ابتدا میں اپنے خاندان کا ذکر کیا اور کہا کہ اگرچہ ان کے بچوں کو اردو ادب سے خاص لگاؤ نہیں، لیکن وہ گھر میں اردو میں گفتگو کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہم پرانے وقتوں سے ہیں اور اردو سے محبت کرتے ہیں — اور ہمیں اس پر فخر ہے۔ اردو ہماری زبان ہے۔"

انہوں نے مزید کہا کہ سدرہ کریم کی کتاب اس بات کی دلیل ہے کہ اردو زندہ ہے۔

رکنِ سندھ اسمبلی ہالا روساں نے کہا کہ آج کل لوگ ادب کے بجائے تفریح کی طرف زیادہ راغب ہیں، لیکن ایسی تقریبات عوام کو ادب کی طرف متوجہ کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

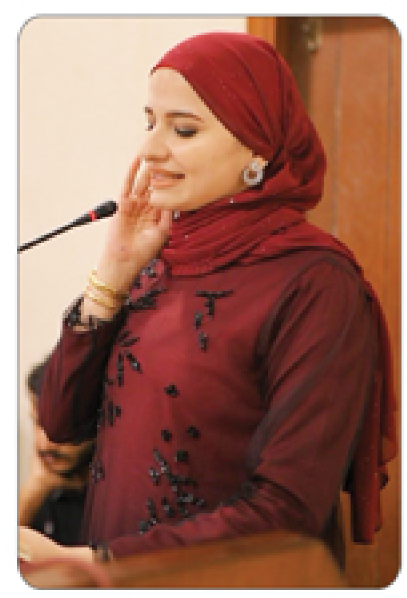

ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی

ادب کے شہر کو آہنی ہتھیاروں کی نہیں بل کہ آہنی حساس سوچ، خلوص اور سچے قلم کی ضرورت ہوتی ہے اور سدرہ کریم جیسی ذہین شاعرہ نے اس بات کو محسوس اور تسلیم کرتے ہوئے ادب کے میدان میں قدم رکھا ہے۔ قلم کے ساتھ ساتھ ادب کی ترویج کے لیے سدرہ کی کاوشیں نا قابلِ فراموش ہیں وہ ادب میں داخل ہونے والی سب سے کم عمر شاعرہ ہیں جنھوں نے ادبی کانفرنس کا انعقاد کیا اور نئی نسل کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کیے سدرہ اپنی تعلیمی صلاحیت کی بنیاد پر پاکستان کے ایک تجارتی ادارے سے بھی وابستہ میں میری دعا ہے کہ سدرہ کریم کی کتاب (ایک نام حقیقت) ادب میں ایک بہترین اضافہ ثابت ہو سدرہ کریم کی ایک تحریر جس سے آپ یقیناً کتاب پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے حکمراں اور قوم کی آپس میں ایسی جنگ ہے ہر کوئی اس دیس میں ایک دوسرے سے تنگ ہے زندگی کے راستے میں کیسے ہو امن و اماں سب کی ہے منزل جدا اور سب کا اپنا رنگ ہے

دلاور علی آزر

سدرہ کریم کی تحریریں بعینہٖ اس کی شخصیت کی طرح سادہ معصوم اور پاکیزہ ہیں ان میں کوئی بھید بھاؤ نہیں یہ تحریریں آپ کو کسی الجھن میں نہیں ڈالتیں۔ بس آپ سے اپنے دکھ سکھ بانٹ لیتی ہیں میں سدرہ کو اس کی دوسری کتاب ایک نام حقیقت کی اشاعت پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں باری تعالی اس کی توفیق میں اس کے علم و فضل میں مزید اضافہ فرمائے اور دعا گو ہوں کہ وہ اسی جذبے سے ادب کی خدمات انجام دیتی رہے سلامت تا قیامت باکرامت باشد

شبین سیف

سدرہ کریم کی لکھی ہوئی منفرد اور بامعنی تحریریں میرے سامنے ان کی کتاب (ایک نام حقیقت) کی شکل میں موجود ہیں۔ سدرہ کریم جو نہایت معصومیت اور ذہانت سے ادب میں اپنی پہچان بنا چکی ہے اور مجھے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ یقین ہو گیا ہے کہ سدرہ نے اپنی اس کتاب میں جن موضوعات پر اپنے تجربات اور مشاہدات کی مضبوط گرفت ظاہر کی ہے وہ قابلِ تحسین ہے اور دنیا کے لیے مشعل راہ بنی رہے گی۔ میری دعا ہے کہ سدرہ کی ہتھیلی پر جتنی طویل المیر زندگی کی ہے اس سے کہیں طویل لکیر محبت، خوش نصیبی اور شہرت کی نقش ہو جائے۔

یوسف خالد

زندگی میں ہر شخص اپنے عہد، اپنے گرد و پیش اور اپنے حالات سے اچھے بڑے اثرات قبول کرتا ہے۔ کچھ لوگ ان اثرات کو اپنی لوحِ احساس پر محفوظ کر لیتے ہیں اور بعد ازاں انھیں ضابطہ تحریر میں لا کر اپنے لیے اور دوسروں کے لیے ایک فکری فضا تشکیل دینے کا جتن کرتے ہیں۔ سدرہ کریم نے اپنے تمام تجربات، مشاہدات اور کیفیات کو اپنی کتاب ایک نام حقیقت" میں نثر پاروں اور شاعری کی صورت میں محفوظ کر دیا ہے۔ دیکھا جائے تو یہ نثر پارے اہم ترین سماجی مسائل سے جڑے ایسے شہ پارے میں جن کی زبان سادہ، پر اثر اور معنی خیز ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ ایک حساس ادیبہ و شاعرہ نے اس خوب صورت کاوش کے ذریعے اپنی ذات کو آئینے کی صورت پیش کر دیا ہے۔ ایک ایسا آئینہ جس میں سماج کا چہرہ بھی نظر آتا ہے اور مصنفہ کی سوچ بھی منعکس ہوتی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے نثر پارے کم و بیش ہر اہم مسئلے اور فکری مغالطوں کا احاطہ کرتے ہیں جن سے اس معاشرہ کا ہر فرد کسی نہ کسی طور جڑا ہوا ہے۔ شاعری کا حصہ بھی متاثر کن ہے غزلوں اور نظموں سے شاعرہ کی فنی ریاضت اور فکری جہات کا پتہ چلتا ہے۔ سدرہ کریم کے لیے بہت سی دعائیں۔

ٹیکس چور بے خوفی سے اربوں روپے کا چونا لگانے لگے

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ میں چشم کشا انکشاف

کنزیومر واچ رپورٹ

ایک ایسے وقت میں جب پاکستان کو اپنی آمدنی بڑھانے اور ٹیکس نیٹ وسیع کرنے کی سخت ضرورت ہے ایسے میں ٹیکس چور بے خوفی سے اربوں روپے لوٹ رہے ہیں جب کہ ایف بی آر ایسے ٹیکس چوروں کو پکڑنے میں اپنی قانونی ذمہ داری پوری نہیں کر پا رہا۔ یہ چشم کشا اور سنگین انکشاف آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی مالی سال 2024-25ء کی تازہ ترین رپورٹ میں سامنے آیا ہے، جس میں

> ہزاروں ایسے کیسز کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں ٹیکس دہندگان بڑے پیمانے پر آمدنی چھپانے، جعلی کلیم، ریٹرن جمع نہ کرانے، ٹیکس کریڈٹ کے غلط استعمال اور آمدنی چھپانے میں ملوث ہیں۔ ایسے ٹیکس چوروں کو ایف بی آر کے فیلڈ دفاتر میں ناقص نگرانی، اور کمزور داخلی کنٹرولز کی وجہ سے حوصلہ ملتا ہے۔

ٹیکس چوری اور قانون نافذ نہ کرنے کے نقائص کا احاطہ کیا گیا ہے جس سے ہر سال قومی خزانے کو سیکڑوں ارب روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔

رپورٹ میں ہزاروں ایسے کیسز کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں ٹیکس دہندگان بڑے پیمانے پر آمدنی چھپانے، جعلی کلیم، ریٹرن جمع نہ کرانے، ٹیکس کریڈٹ کے غلط استعمال اور آمدنی چھپانے میں ملوث ہیں۔ ایسے ٹیکس چوروں کو ایف بی آر کے فیلڈ دفاتر میں ناقص نگرانی، سست روی سے کارروائی اور کمزور داخلی کنٹرولز کی وجہ سے حوصلہ ملتا ہے۔ اگرچہ گزشتہ برسوں کی رپورٹس میں بھی انہی بے ضابطگیوں کی مسلسل نشاندہی کی گئی لیکن اس کے باوجود کوئی اقدامات نہیں کیے گئے۔ اس صورتحال کو آڈیٹر جنرل نے اپنی رپورٹ میں ”انتہائی تشویش ناک“ قرار دیا ہے، امیر افراد کی جانب سے سپر ٹیکس کی بڑے پیمانے پر چوری سب سے زیادہ باعثِ تشویش ہے۔ رپورٹ کے مطابق، 1026 ٹیکس دہندگان نے سپر ٹیکس ادا نہیں کیا جس سے قومی خزانے کو 167.9 ارب روپے کا نقصان ہوا، ایف بی آر کے پاس ادائیگی نافذ کرنے کا قانونی اختیار اور طریقہ کار موجود ہونے کے باوجود بروقت کارروائی نہیں کی گئی، صرف 4 کروڑ 80 لاکھ روپے وصول ہو پائے جو مجموعی رقم کا محض 0.02 فیصد بنتا ہے، اسی طرح، 1084 ٹیکس دہندگان نے ناقابل قبول کاروباری اخراجات جیسے لیز فنانس چارجز اور ایسے اخراجات شامل کیے جن پر ودہولڈنگ ٹیکس منہا نہیں ہوا، جو انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 21 کی خلاف ورزی ہے، اس سے 149.5 ارب روپے کم جمع کیے جا سکے۔ رپورٹ کے مطابق، اگرچہ کارروائی کا دعویٰ کیا گیا لیکن واضح ریکوری نہیں ہوئی اور زیادہ تر کیسز تاحال زیر التوا ہیں، رپورٹ میں مزید 45.3 ارب روپے کے غیر ادا شدہ ودہولڈنگ ٹیکس کی نشاندہی کی گئی ہے، 1344 کیسز میں ایجنٹس نے سپلائرز اور کنٹریکٹرز کو ادائیگیوں پر ٹیکس منہا نہیں کیا یا پھر ٹیکس کی کٹوتی ہی نہیں ہوئی لیکن اس کے باوجود، ایف بی آر نے ان ایجنٹس کیخلاف ذاتی ذمہ داری کے قانونی اختیارات استعمال نہیں کیے، کارروائیاں تاخیر کا شکار رہیں یا پھر مکمل ہی نہیں کی گئیں، صرف 24 لاکھ روپے کی وصولی ممکن ہو پائی۔ آڈیٹر جنرل نے خبردار کیا کہ جب تک ”سینکرونائزڈ وِتھ ہولڈنگ ایڈمنسٹریشن اینڈ پیمنٹ سسٹم“ (SWAPS) پر فوری عمل نہیں کیا جاتا اور اس وقت تک نظام میں اربوں روپے کی لیکیج کا سلسلہ جاری رہے گا۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بہت سے ٹیکس دہندگان نے اپنی فروخت کم ظاہر کر کے یا خریداری بڑھا کر آمدنی چھپائی جب کہ سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس ریٹرن میں فرق پایا گیا، ایسے 1181 کیسز میں 54.2 ارب روپے کا انکم ٹیکس ادا نہیں کیا گیا، اسی طرح، 992 سیلز ٹیکس رجسٹرڈ افراد نے فروخت چھپائی، بجلی کے استعمال کی بنیاد پر پیداوار کم ظاہر کی، یا اختتامی اسٹاک کا حساب نہیں دیا، جس سے 36 ارب روپے کا سیلز ٹیکس چوری ہوا، دونوں صورتوں میں کوئی موثر کارروائی نہیں کی گئی۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ جعلی یا فلائنگ انوائسز کے ذریعے سیلز ٹیکس ریفنڈ یا ان پٹ ایڈجسٹمنٹ حاصل کی گئی، 375 کیسز میں ٹیکس دہندگان نے بلیک لسٹ یا معطل شدہ کمپنیوں کی انوائسز پر کریڈٹ کلیم کیا جو سیلز ٹیکس ایکٹ کی صریح خلاف ورزی ہے۔ ان جعلی کلیمز سے 123.5 ارب روپے کا نقصان ہوا، زیادہ تر کیسز تاحال انکوائری یا ایڈجیوڈیکیشن (فیصلہ سنائے جانے) کے مراحل میں ہیں، کچھ پر تو اب تک محکمانہ ردعمل بھی نہیں آیا۔

رپورٹ کے مطابق، 14 ہزار 697 رجسٹرڈ ٹیکس دہندگان نے این ٹی این ہونے کے باوجود ریٹرن فائل نہیں کیا، یہ ایسی خلاف ورزی ہے جس پر دفعہ 182 کے تحت از خود جرمانہ عائد ہونا چاہیے تھا لیکن 26.6 ارب روپے کے جرمانے عائد کیے گئے نہ وصول کیے گئے، اس کیٹیگری میں ایف بی آر نے صرف ?0.05 ملین روپے وصولی کیے، اس سے ایف بی آر کی جانب سے قانون کے نفاذ میں ناکامی ظاہر ہوتی ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کچھ ایسے کیسز بھی ہیں جن میں ٹیکس واجب الادا تھا لیکن وصول نہیں کیا گیا، 1571 کیسز میں 62.3 ارب روپے وصول نہیں کیے گئے، اگرچہ کچھ کیسز میں قانونی کارروائی شروع کی گئی لیکن کوئی نمایاں وصولی نہیں کی گئی۔

”دیگر ذرائع“ کی کیٹیگری میں شمار ہونے والے ذرائع پر ٹیکس عائد نہ کیے جانے کی وجہ سے بھی 23.3 ارب روپے نقصان ہوا، ان ذرائع میں مختلف اقسام کی آمدنی شامل ہیں، 1764 کیسز میں ایف بی آر نے جائزہ لیا نہ ٹیکس وصول کیا۔ ایف بی آر کے 392 صفحات پر مشتمل آڈٹ میں مفصل انداز سے بتایا گیا ہے کہ کس طرح ٹیکس چور پیسہ لوٹ رہے ہیں اور ایف بی آر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے، آڈیٹر جنرل کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ تقریباً تمام بڑے مسائل 2019 سے 2024 تک کی آڈٹ رپورٹس میں متعدد مرتبہ اٹھائے گئے لیکن وہی بے ضابطگیاں دہرائی جا رہی ہیں اور کارروائی نہ کرنے پر فیلڈ افسران سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ ٹیکس وصولیوں کے یہ نقصانات ایسے ہیں جو اگر ریکور کیا جاتا تو یہ رقم اسکولوں، اسپتالوں، عوامی تحفظ یا انفرا اسٹرکچر پر خرچ ہو سکتی تھی، بڑے پیمانے پر ناکامیوں کو روکنے کیلئے رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ واجب الادا ٹیکس فوراً وصول کیا جائے، قانونی کارروائی اور فیصلے بروقت کیے جائیں، آزادانہ نگرانی کی جائے، داخلی و ڈیسک آڈٹ کا نظام مضبوط کیا جائے اور رسک بیسڈ اپروچ اختیار کی جائے، صوبائی اور وفاقی ڈیٹا بیس (جیسے زمین، ایکسائز، ریونیو) کو ضم کیا جائے، آئی ٹی کنٹرولز کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ بلیک لسٹ شدہ اداروں سے منسلک جعلی ریفنڈ کلیمز کو روک سکیں۔ آڈٹ رپورٹ نے صاف الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ ایک ہی بے ضابطگی بار بار دہرائی جائے تو یہ انتہائی تشویشناک بات ہے۔

Over 170K Followers on social media now shining in print too

سیاحت کے فروغ کے لیے عالمی ٹورزم برانڈ بنایا جائے، وزیراعظم کی ہدایت

کنزیومرواچ رپورٹ

وزیراعظم شہباز شریف نے ملک میں سیاحت کے فروغ کے لیے پاکستان کو عالمی ٹورزم برانڈ بنانے کی ہدایات کردی ہیں۔ملک میں سیاحت کے فروغ سے متعلق وزیراعظم محمد شہباز شریف کی زیرصدارت اعلیٰ سطح کا اجلاس منعقد ہوا جس میں پاکستان میں موجود سیاحتی امکانات کو بروئے کار لانے اور شعبہ ٹورزم کو منظم انداز میں آگے بڑھانے کے لیے مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔ وزیراعظم نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے سیاحتی شعبے میں زرمبادلہ کمانے کی لامحدود استعداد موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ایسی لازوال قدرتی خوبصورتی اور وسائل سے نوازا ہے جو دنیا کے کسی بھی سیاحتی ملک سے کم نہیں۔انہوں نے کہا کہ شمالی علاقوں میں برف پوش پہاڑ، سرسبز جنگلات، نیلگوں دریا، میدان اور ریگستانی علاقے پاکستان کی وہ خوبصورتی ہیں جنہیں عالمی سطح پر ایک برانڈ کے طور پر اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔وزیراعظم نے پاکستان ٹورزم ڈیولپمنٹ اتھارٹی (PTDC) کو فوری طور پر عملی اقدامات کی ہدایت کی تاکہ ملک کو دنیا کے اولین سیاحتی مراکز کی فہرست میں شامل کیا جاسکے۔انہوں نے کہا کہ سیاحت کے فروغ کے لیے خصوصی ٹورزم زونز قائم کیے جائیں اور صوبوں کے تعاون سے سیاحوں کے لیے پاکستان کے سیاحتی مقامات تک رسائی کو سہل بنانے کے لیے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کو مشترکہ حکمت عملی کے تحت کام کرنا ہوگا، جب کہ اندرون ملک سیاحت کو بڑھاوا دینے کے لیے بھی خصوصی اقدامات کیے جائیں

ملک بھر میں سیاحتی سرگرمیوں کو منظم اور فعال بنایا جائے۔اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ بین الاقوامی

گے۔وزیراعظم نے ہدایت کی کہ ٹورزم سیکٹر میں پائیدار اور مستقل سرمایہ کاری کے لیے جامع منصوبہ بندی کی جائے تاکہ معیشت کو مستحکم کیا جاسکے اور روزگار کے مواقع پیدا کیے جائیں۔

اجلاس میں وزیراعظم کو سیاحت کے فروغ کے لیے متعدد تجاویز پیش کی گئیں، جن میں شمالی علاقہ جات جیسے پرکشش مقامات کی بین الاقوامی سطح پر تشہیر، میڈیکل ٹورزم کو فروغ دینا اور جدید سہولیات کی فراہمی شامل تھیں۔اجلاس میں وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات عطا اللہ تارڑ، وفاقی وزیر ریلوے حنیف عباسی، وفاقی وزیر برائے آزاد کشمیر وگلگت بلتستان انجنیئر امیر مقام، وزیر قومی ورثہ اورنگزیب کھچی، وزیراعظم کے مشیر رانا ثنااللہ، معاون خصوصی حذیفہ رحمان اور متعلقہ اداروں کے اعلیٰ حکام شریک تھے۔وزیراعظم نے اجلاس کے اختتام پر تمام اداروں کو ہدایت کی کہ سیاحت کو قومی ترقی کا مرکزی ستون بنانے کے لیے مربوط حکمت عملی کے تحت فوری عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔

پاکستان کی معیشت دیوالیہ پن کے خطرے سے نکل کر مستحکم سفر پر گامزن

بلوم برگ رپورٹ

امریکی جریدے بلوم برگ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان 12 ماہ میں سب سے زیادہ معاشی بہتری والے ممالک میں شامل ہوگیا ہے اور ملکی معیشت دیوالیہ پن کے خطرے سے نکل کر مستحکم ہونے کے سفر پر گامزن ہے اور پاکستان کے دیوالیہ ہونے کے خطرات میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔وزارت خزانہ سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ بلوم برگ انٹیلیجنس کے تازہ ترین عالمی ڈیٹا کے مطابق پاکستان کے دیوالیہ ہونے کے خطرات میں دنیا بھر میں سب سے زیادہ کمی رپورٹ ہوئی ہے۔رپورٹ میں بتایا گیا کہ پاکستان اُن چند ممالک میں سرفہرست ہے جنہوں نے پچھلے 12 ماہ کے دوران دیوالیا ہونے کے خطرے میں سب سے زیادہ کمی دکھائی ہے۔رپورٹ کے مطابق پاکستان میں دیوالیہ ہونے کا امکان میں سب سے زیادہ 11 فیصد پوائنٹس کی بہتری آئی ہے، یہ بہتری ارجنٹینا، تیونس اور نائجیریا سمیت دنیا کے تمام بڑے ترقی پذیر ممالک میں سب سے زیادہ ہے۔دوسری جانب، وزیراعظم شہباز شریف نے بلوم برگ رپورٹ پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعداد وشمار حکومتی معاشی صورتحال میں بہتری کا ثبوت ہے، پاکستان اپنے مضبوط معاشی مستقبل کی جانب تیزی سے گامزن ہے۔شہباز شریف نے مزید کہا کہ بہتر معاشی اشاریوں میں حکومتی ٹیم کی دن رات کی محنت اور لگن شامل ہے، پاکستان اُن چند ممالک میں شامل ہے جس نے پچھلے 12 مہینوں میں معیشت میں سب سے زیادہ بہتری دکھائی۔بلوم برگ کی حالیہ رپورٹ کے مطابق میں ترکی، مصر، ایکواڈور اور گیبون جیسے ممالک کے دیوالیہ ہونے کے خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔

Over 170K Followers on social media now shining in print too

جہانِ امریکا

حمیرا گل تشنہ

4 جولائی، امریکا کا یومِ آزادی

امریکا کا یومِ آزادی، جو ہر سال 4 جولائی کو منایا جاتا ہے، نہ صرف ایک تاریخی واقعے کی یادگار ہے بلکہ یہ امریکی ثقافت، روایات اور قومی یکجہتی کا بھی عکاس ہے۔ یہ دن 1776 میں اعلانِ آزادی کی منظوری کی یاد دلاتا ہے، جب 13 نوآبادیوں نے برطانیہ سے اپنی آزادی کا اعلان کیا تھا۔ آج، یہ تہوار صرف ایک تاریخی تقریب نہیں رہا بلکہ امریکی معاشرے کے رنگا رنگ پہلوؤں کو اجاگر کرنے کا ایک ذریعہ بن چکا ہے۔

4 جولائی 1776 کو فلاڈیلفیا میں دوسری کانٹی نینٹل کانگریس کے اجلاس میں اعلانِ آزادی کی منظوری دی گئی۔ یہ دستاویز، جسے تھامس جیفرسن نے لکھا، امریکا کی 13 نوآبادیوں کے برطانیہ سے علیحدگی کا اعلان تھا۔ اس فیصلے نے امریکی انقلاب (1775-1783) کو ایک نئی سمت دی، جس کے نتیجے میں امریکا ایک آزاد قوم بن گیا۔ اعلانِ آزادی میں "زندگی، آزادی اور خوشی کی تلاش" جیسے بنیادی حقوق کو مرکزی حیثیت دی گئی، جو آج بھی امریکی جمہوریت کی بنیاد ہیں۔

ثقافتی اہمیت: یومِ آزادی کا جشن کیسے منایا جاتا ہے؟

4 جولائی کا تہوار امریکی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے، جس میں مختلف علاقائی روایات اور عوامی تقریبات شامل ہوتی ہیں۔ یہ دن نہ صرف قومی یکجہتی کا اظہار ہے بلکہ خاندانوں اور دوستوں کے اجتماع کا بھی موقع فراہم کرتا ہے۔

آتشبازی 4 جولائی کی سب سے نمایاں روایت ہے۔ امریکا میں پورے جولائی کے مہینے میں شام کے وقت ملک بھر کے شہروں میں رنگ برنگے آتشبازی کے مظاہرے کیے جاتے ہیں۔ ہر شہر و قصبے میں حکومتی سطح پر آتشبازی کی جاتی ہے اور ذاتی طور پر تقریباً پر رات پٹاخوں کی گونج سنائی دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، ٹیکساس کے شہر ایڈیسن میں ہونے والی آتشبازی کو امریکا کی بہترین آتشبازیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر شہر کی آبادی معمول کے 17 ہزار سے بڑھ کر 5 لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ لوگ اپنے گھر والوں کے ساتھ آتشبازی کا نظارہ کرتے اور اس وقت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

مختلف علاقوں میں پریڈز اور عوامی تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مثلاً، پالتو جانوروں کی پریڈ: اوریگن کے شہر بنڈ میں 1924 سے ہر سال کتوں اور بکریوں کی پریڈ کا اہتمام کیا جاتا ہے، جسے 8 سے 10 ہزار افراد دیکھنے آتے ہیں۔

بچوں کی پریڈ: وایومنگ کے شہر کوڈی میں بچوں کی پریڈ ہوتی ہے، جس میں مقامی روایات جیسے "کوڈی سٹیمپیڈ" (گھڑ سواری کا مقابلہ) بھی شامل ہوتا ہے۔

پرانی گاڑیوں کی نمائش: پنسلوانیا کے واشنگٹن کراسنگ ہسٹورک پارک میں امریکی انقلاب میں حصہ لینے والے ممالک (امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی) کی گاڑیوں کی نمائش ہوتی ہے۔

ٹام سوئر کی یاد میں مقابلہ: مسوری کے شہر ہینی بل میں مارک ٹوین کے ناول "دی ایڈونچرز آف ٹام سوئر" کے کردار کی یاد میں باڑ رنگنے کا مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔

پین کیک کا ناشتہ: کیلیفورنیا کے قصبے انڈی پینڈنس اور مین کے بار ہاربر میں یومِ آزادی کا آغاز پین کیک کے ناشتے سے ہوتا ہے۔

موسیقی کے شو: بار ہاربر میں براہ راست موسیقی کے پروگرامز اور دستکاروں کے میلے بھی لگائے جاتے ہیں۔

ہر ریاست اپنے انداز و دستور کے مطابق اس وقت کو مناتی ہے۔ 4 جولائی کے جشن میں امریکا کے مختلف علاقوں کا اپنا ایک منفرد انداز ہوتا ہے۔ دیہی علاقے اپنی روایات کے مطابق اس دن کو مناتے ہیں۔ مثلاً، وایومنگ جیسے ریاستیں گھڑ سواری اور کاؤبوائز کلچر کو فروغ دیتی ہیں۔ شہری تقریبات کا رنگ مختلف ہوتا ہے۔ جیسے، نیویارک یا شکاگو جیسے بڑے شہروں میں بڑے پیمانے پر کنسرٹس اور آتشبازی کے مظاہرے ہوتے ہیں۔ اور فلاڈیلفیا جیسے شہروں میں اعلانِ آزادی کی تقلید کی جاتی ہے۔

4 جولائی کا تہوار امریکی تاریخ، ثقافت اور قومی شناخت کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ دن نہ صرف آزادی کی جدوجہد کی یاد دلاتا ہے بلکہ امریکی معاشرے کے تنوع اور یکجہتی کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ آتشبازی، پریڈز، تاریخی نمائشوں اور خاندانی اجتماعات کے ذریعے یہ تہوار ہر امریکی کے دل میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ جیسا کہ امریکی شاعر رالف والڈو ایمرسن نے کہا تھا: "آزادی کی روح ہی وہ چیز ہے جو امریکہ کو زندہ رکھتی ہے۔" اور 4 جولائی اسی روح کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔

اردو انٹرنیشنل آسٹریلیا کا عالمی مشاعرہ

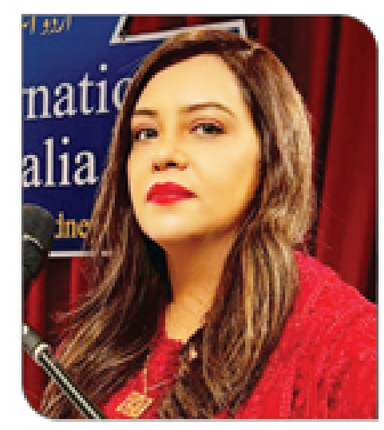

رپورٹ: تہمینہ راؤ

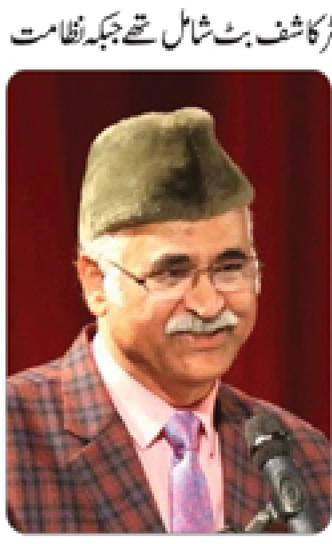

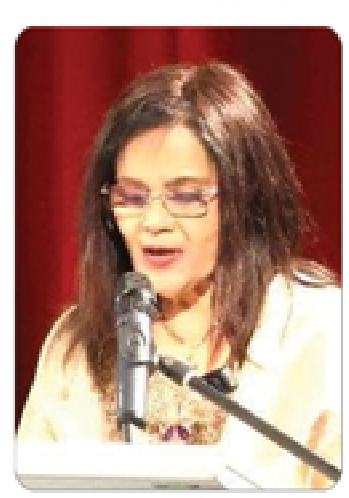
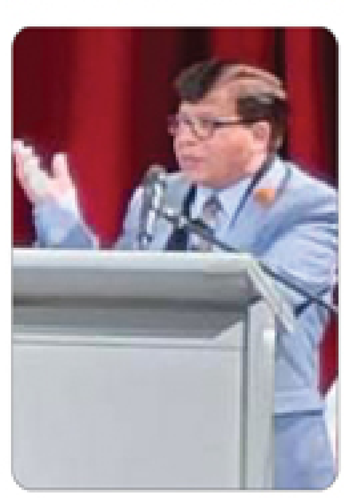

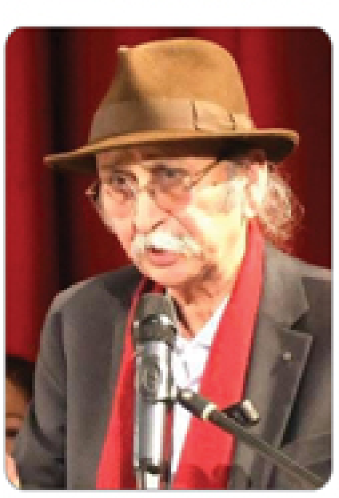
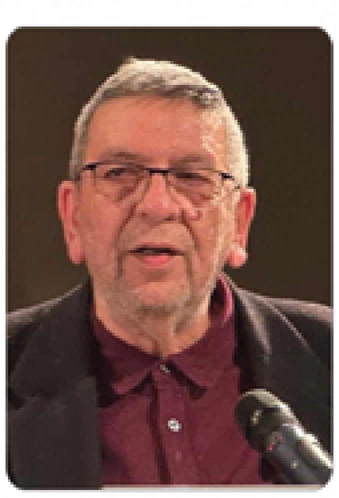

سڈنی میں اردو انٹرنیشنل کے زیرِ اہتمام سالانہ مشاعرہ سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ایک اور خوبصورت تجربہ تھا۔ جسے شعروادب کا ذوق رکھنے والے سڈنی کے سامعین نے شاندار لفظوں میں خراج تحسین پیش کیا۔ آسٹریلیا کے سابق قونصل جنرل محمد اعظم کا کہنا تھا کہ اردو انٹرنیشنل نے جس طرح مشاعرے کی روایات کو زندہ رکھا اس کے نتیجے میں سڈنی کے شعرا کی صلاحیتیں ابھر کر سامنے آئی ہیں۔ ڈاکٹر اسرار خان کے مطابق اردو زبان کی ابدی خوبصورتی نے شاعری کا لباس پہن کر ایک جادوئی فضا قائم کر دی تھی۔ سوک تھیٹر کے سامعین سے بھرے ہوئے ہال میں مشاعرہ نصف شب تک جاری رہا اور سامعین آخر تک بیٹھے مہمان اور مقامی شعرا کو سراہتے رہے۔

مشاعرے کی صدارت ہیوسٹن امریکہ سے آنے والے ممتاز شاعر اور اسکالر ڈاکٹر غضنفر ہاشمی نے کی جبکہ دنیا بھر میں اپنی شاعری کے لیے مشہور بھارت سے آئے ہوئے شاعر خوشبیر سنگھ شاد مہمان خصوصی تھے، بھارت ہی سے آئے ہوئے شاعر نفس انبالوی اور میلبرن سے آئے ہوئے سینیر شاعر مصدق لاکھانی خاص مہمان تھے۔ مشاعرے کی ابتدا میں اشرف شاد نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں بتایا کہ اردو انٹرنیشنل آسٹریلیا مشاعرے کی تہذیبی روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہے، اور اس کی بڑی وجہ وہ سامعین ہیں جو تیس سال سے ان مشاعروں میں باقاعدگی سے شرکت کر کے اسے کامیاب بناتے ہیں۔ فروغ زیدی نے مختصراً اردو انٹرنیشنل آسٹریلیا کے پچھلے گیارہ سالوں کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اردو انٹرنیشنل پندرہ سے زیادہ عالمی مشاعرے منعقد کر چکی ہے، اور اس نے کووڈ کے زمانے میں بھی زوم پر آن لائن عالمی مشاعروں اور افسانے کی محفلوں کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اردو انٹرنیشنل اب تک ستر سے زیادہ ماہانہ ادبی نشستیں بھی منعقد کر چکی ہے۔

انھوں نے شعروادب کا ذوق رکھنے والے سامعین کو تنظیم میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ مشاعرے میں انور گھانچی کو اوم کرشن راحت ایوارڈ سے نوازا گیا۔ مہمان شعرا کے علاوہ آسٹریلیا کے جن شعرا نے اپنا کلام سنایا ان میں ڈاکٹر باقر رضا، اشرف شاد، ڈاکٹر شبیر حیدر، فروغ زیدی، ڈاکٹر یاسمین زیدی، ہما مرزا، ڈاکٹر یاسمین شاد، تہمینہ راو، فرحت اقبال، نوید علی خان، ریحان علوی، جاوید نظر، شجاع عاطف، نسیم حیدر، نائلہ ہما، ڈاکٹر عدنان سید، خواجہ حمید سالک اور ڈاکٹر کاشف بٹ شامل تھے جبکہ نظامت کے فرائض ہما مرزا اور یاسمین شاد نے انجام دیے۔ مشاعرے کے اسپانسرز اور مہمانوں کو اردو انٹرنیشنل آسٹریلیا کی جانب سے یادگاری شیلڈ پیش کی گئیں اور تمام مہمانوں کی تواضع پرتکلف طعام سے کی گئی۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3